لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مقام اشاعت
۷ – ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۳ | کلکتہ: چہار شنبہ ۲۲ ۔ شوال ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta Wednesday, September 24, 1913

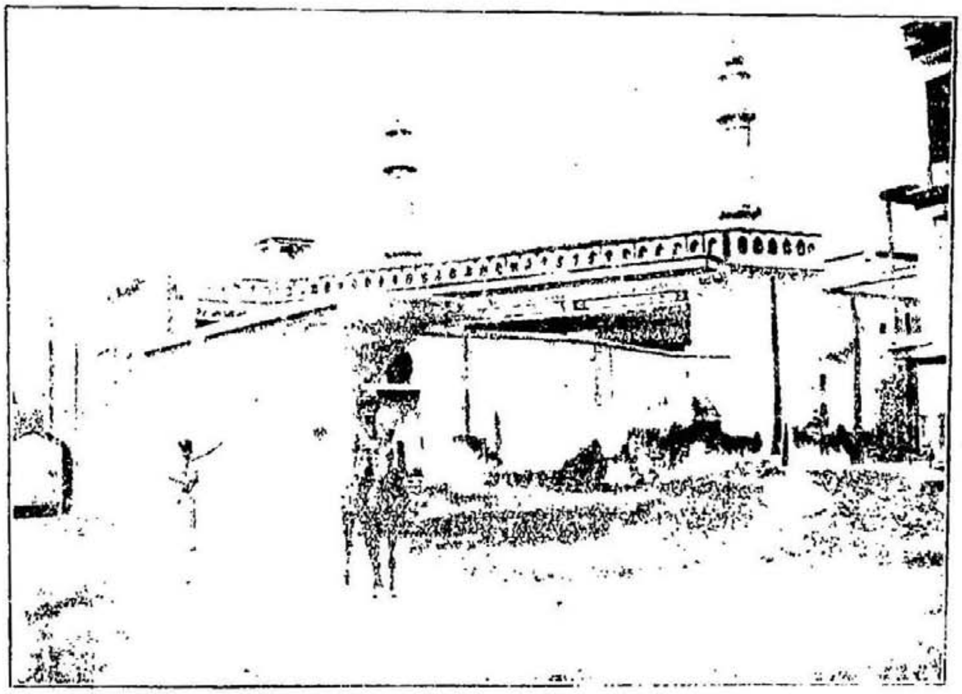

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنين (القرآن الحكيم)

الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Al-Hilal,

Proprietor & Chief Editor:

Abul Kalam Azad,

7/1, MacLeod Street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly „ „ 4-12.

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ ، مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

(ششماہی ٤ روپیہ ۱۲)

نمبر ۱۳ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۲ - شوال ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta : Wednesday, September 24, 1913.

فہرس

مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور	۱
شذرات داخلیه	۲
هفتۂ جنگ	۳
مقالۂ افتتاحیه	
الداء والدواء	۵
احراز اسلام	
العزۃ فی الاسلام	۸
مقالات	
تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحه	۹
وثائق و حقائق	
قصص القرآن (۱)	۱۰
ادبیات	
کفران نعمه	۱۵
فکاهات	
مسجد کانپور کا وفد اور سر جیمس مسٹن کا جواب	۱۵
شیر برطانیه اور گربۂ حریت	۱۵
مراسلات	
حزب لله	۱٦
تاریخ حسیات اسلامیه	
لسان العصر	۱۷
ایک ابلیسانه مکر و تلبیس (ایک مکار جو اپنے تئیں ایڈیٹر الہلال ظاہر کرتا ہے)	۱۷
گیا اور مسجد کانپور	۱۸
مسجد مقام پور سیکری	
فہرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور	۱۹
فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیه	۲۰

تصاویر

مسجد کانپور کا ایک بیرونی منظر	۴
اُن گیارہ لڑکوں کی تصویریں جو ۱۳ - ستمبر سنه ۱۹۱۳ع کو کانپور میں رہا کیے گئے -	۴

مجلس دفاع مسجد مقدس کانپور

Cawnpore Mosque Defence Association.

و لولا دفع الله الناس بعضهم ببعض ، لهدمت صوامع و بیع و صلوات و مساجد یذکر فیها اسم الله کثیرا - و لینصرن الله من ینصرہ ، ان الله لقوی عزیز [۲۲ : ۴۰]

صدر مجلس : مولانا ابو الکلام ایڈیٹر الہلال کلکته

خزانچی : مسٹر اے - رسول - ایم - اے - بیرسٹر ایٹ لا کلکته

سکریٹری : آنریبل مولوی فضل الحق ایم - اے - ایل - ایل - بی - وکیل ہائی کورٹ کلکته

(۱) مجلس کے سامنے اس وقت دو کام ہیں :

(الف) اصل مسجد کا دفاع

(ب) ماخوذین مقدمه کی اعانت

(۲) امر اول کی نسبت مجلس نے اپنے ایک عام جلسے میں طریق عمل یہ قرار دیا ہے کہ ہز ایکسلنسی ویسرائے ہند کی خدمت میں تمام مسلمانان ہند کا ایک متحدہ وفد اس معاملے کو لیکر جائے - اسکے بعد دوسری منزل انگلستان کی ہے -

(۳) اسکے لیے تمام اطراف ملک میں با قاعدہ کام شروع ہو جانا چاہیے اور یہ بغیر اسکے ممکن نہیں کہ ہر شہر میں " دفاع مسجد کانپور " کے نام سے مجالس قائم کی جائیں - اسکے متعلق مجلس نے ضروری کارروائی اس ہفتے سے شروع کردی ہے -

(۴) دوسرے امر کے متعلق کلکته میں چندے کی عام مجلسیں متواتر منعقد ہو رہی ہیں اور انکا سلسلہ جاری رہیگا جب تک شہر کے ہر حصے اور محلے میں جاسے نہوالیں گے -

(۵) بنگال کے دیگر حصص کیلیے ایک وفد مرتب ہو کر روانه ہونے والا ہے - اور ایک وفد تمام ہندوستان کا دورہ کرنے کیلیے بھی مرتب ہو رہا ہے - واللہ المستعان ، و علیه التکلان -

شئون داخلیه

ابتداے عشق !!

الهلال پریس کی ضمانت

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ہے اور ذوق گنہ یاں سزا کے بعد

اطراف ملک سے بکثرت خطوط اور تار آرہے ہیں ' جن میں دریافت کیا جارہا ہے کہ کیا ضمانت کی خبر صحیح ہے ؟

واقعہ یہ ہے کہ بعض امور کی اطلاع مجھے تقریبا دس ماہ سے تھی ' مگر آجتک الهلال میں انکی نسبت ایک حرف نہیں لکھا اسلیے کہ اپنا اصول کار ابتدا سے یہ رہا ہے کہ انسان صرف کام کیلیے بنایا گیا ہے ' پس اسکو چاہیے کہ صرف اپنے کام ہی میں مصروف رہے - یہ بہت ہی ادنی درجہ کی اور چھوٹی باتیں ہیں کہ لوگوں کا اسکے کام کے متعلق کیا خیال ہے ' اور حکام وقت اسے کیسا سمجھتے ہیں ؟

میری حالت الحمد للہ کہ عام حالت سے مختلف ہے ' میں اپنے تمام کاموں کو ایک خالص دینی دعوۃ کی خدمت سے انجام دیتا ہوں ' اور میرے پاس احکام دینی کے قوانین کی ایک کتاب موجود ہے - پس میری نظر ہمیشہ اسپر رہتی ہے کہ خدا کے ساتھہ میرا رشتہ کیسا ہے ؟ اسکی فکر نہیں ہوتی کہ اسکے بندوں کی نظریں کیا کہتی ہیں ؟ اگر اللہ کی صداقت میرے ساتھہ ہے ' تو میری طاقت لازوال اور میری حفاظت قدرتی ہے ' لوگ دیکھتے ہیں کہ آگ جلاتی اور پانی ڈبوتا ہے ' اور اسکو قوانین قدرت کے نام سے یاد کرتے ہیں - لیکن اس سے زیادہ محکم اعتقاد ' اور اس سے بڑھکر غیر متزلزل یقین کے ساتھہ میں بھی دیکھتا ہوں کہ حق و صداقت اور اللہ کا پیغام دعوت ہر حال میں فتح یاب و منصور ہوتا ہے ' اور باطل و ضلالت کے ساتھہ دنیوی طاقتوں کا خواہ کتنا ہی ساز و سامان ہو ' اور عارضی و وقتی کامیابیاں خواہ کتنا ہی اُسے مغرور کردیں لیکن بالآخر وہ خاسر و نامراد ہی ہوتی ہے : وتلک الدار الآخرۃ نجعلها للذین لا یریدون فی الارض علوا ولا فسادا والعاقبة للمتقین

پس ہماری حفاظت اور کامیابی خود ہمارے اور ہمارے کاموں کے اندر ہے - اپنے سے باہر ڈھونڈھنا لا حاصل ہے : وفی انفسکم افلا تبصرون ؟

الهلال کی اشاعت کو تقریباً ڈیڑھ برس کا زمانہ ہوگیا - مگر وہ پوری آزادی کے ساتھہ اپنے دینی فرائض کی انجام دہی میں مصروف تھا - اگر پریس ایکٹ کا عمل اسکے ادعائی مقصد سے مختلف نہوتا ' تو موجودہ عہد مطبوعات کی اس سبب سے بڑی فرصت کا ملنا کچھہ بھی تعجب انگیز نہ تھا ' بلکہ یقین کرنا چاہیے کہ قدرتی اور لازمی تھا -

لیکن بد قسمتی سے جو حالت آج برسوں سے ہو رہی ہے ' اس کا نتیجۂ مشئوم تو یہ ہے کہ نہ صرف ہر حق گو کو ' بلکہ ہر حق گوئی کے ارادہ کرنے والے کو اپنے تئیں سب سے بڑا مجرم سمجھنا چاہیے - بلکہ

وجودک ذنب ' لا یقاس بہ ذنب !

جب حالت یہ ہو تو پھر ڈیڑھ برس سے زیادہ زمانے کا بغیر کسی واقعہ کے گذر جانا کیوں نہ ایک معجز العقول واقعہ سمجھا جاے ؟

فی الحقیقت یہ ایک ایسا تعجب انگیز واقعہ تھا ' جسے سوچتے سوچتے بہت سے لوگ گھبرا اٹھے تھے - البتہ خود مجھے ذرا بھی تعجب نہ تھا کیونکہ " لا خوف علیهم ولا هم یحزنون " کی تفسیر میرے سامنے تھی ' اور دنیا کے قوانین سے بھی بالا تر ایک قانون تھا جس نے میرے دل پر نقش کردیا تھا کہ : واللہ ولی المتقین

بہر حال ۱۸ - ستمبر کو دو ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی جس میں ۲۷ - تک داخل کرنے کی قید تھی مگر آج ہی (کہ ۲۳ - وین تاریخ ہے) دو ہزار روپیہ کے گورنمنٹ ضمانتی کاغذ عدالت میں بھیجدیے گئے ہیں ضمانت کا روپیہ تو اُسی تاریخ سے بطور ایک سرکاری امانت کے علحدہ رکھدیا گیا تھا ' جس دن الهلال پریس کا ابتدائی سامان خرید نے کیلیے ہم نے روپیہ نکالا تھا ' سچ یہ ہے کہ اس امانت کی حفاظت کرتے کرتے ہم اُکتاگئے تھے ' اور اب تو یہ وقت آگیا تھا کہ اگر کوئی مانگنے کیلیے نہ آتا تو ہم خود ہی پیش کش کرنے کیلیے آگے بڑھتے - بارہا ہمیں خیال ہوا کہ کیا یہ سزا و عتاب صرف اوروں ہی کے حصے میں آیا ہے ' اور ہم اصلی مستحقین نظر کیلیے کچھہ بھی نہیں ؟

نہ کسی چارہ لب خشک مسلمانے را
اے کہ در زمزمہ بچنان کردہ منے باب سبیل ؟

ہمارے ایک دوست کو اس تغافل پیشگی سے عاجز آکر پریس ایکٹ کی طاقتوں ہی کے منکر ہو گئے تھے :

لے بھی جائیں دل کہیں ہم سے کہ قصہ پاک ہو
یہ حسینان جہاں بھی دلربا کہنے کو ہیں !

بڑی فکر یہ بھی کہ جب محرومی قسمت سے ضمانت کی پہلی منزل ہی طے نہیں ہوئی ہے تو آیندہ کی فکر کیلیے ہمیں وقت کیسے ملیگا ؟ بالآخر غنیمت ہے کہ خدا خدا کرکے خاموشی ٹوٹی ' اور پہلی منزل سے بہر حال گذر ہی گئے :

رہا کھٹکا نہ چوری کا دعا دیتا ہوں رہزن کو !

آخر میں ہم یہ لکھدینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس بارے میں ہمیں گورنمنٹ آف بنگال سے کوئی شکایت نہیں - ہم کو معلوم ہے کہ اصل حقیقت کیا ہے ؟ اور کل تک کیا تھا ' اور آج کیا ہو رہا ہے ؟

سراین فتنه ز جائیست که من می دانم !

ڈیڑھ سال سے زیادہ عرصے تک جو کچھہ ہوا ' وہ گورنمنٹ بنگال کی مصلحت شناسی ' عواقب اندیشی ' اور ہمارے خاص حالات و نتائج پر نظر رکھنے کا نتیجہ تھا ' اور اب جو کچھہ ہوا ہے ' یہ دوسروں کی نادانی کا نتیجہ ہے -

ہم نے اتنی سطریں بھی بمجبوری لکھیں ' کہ بے شمار خطوط او تاروں کا فرداً فرداً جواب دینا ممکن نہ تھا - ورنہ ہم اس طرح کے واقعات کو اس درجہ اہم نہیں سمجھتے کہ انکے پیچھے زیادہ وقت صرف کیا جاے - یہ اسطرح کی معمولی باتیں ہیں ' جو آجکل کے پریسوں کے دفتروں میں ہمیشہ پیش آتی رہتی ہیں - اگر بعض حکام اعلی کو کسی اخبار کے دفتر سے کچھہ روپیہ لیکر رکھنے میں مصلحت نظر آتی ہے ' تو یہ ایک ایسی قابلہ رسانی ہے جو دوسرے

دیلیے مفید مگر اپنے لیے مضر نہیں - پھر اسمیں کیوں عذر ہو ' اور کیوں حرف شکایت زبان پر آے ؟ ہمارے سامنے تاریخ نے جو مواد رکھدیا ہے' وہ ہمارے لیے کافی ہے - ایسی باتیں ہمیشہ ہوئی ہیں اور ہوتی رہینگی - اور نتیجہ بھی ہمیشہ یکساں نکلا ہے اور نکلے گا - جو لوگ اس راہ میں قدم رکھتے ہیں ' جب انکے سامنے آخری منزلیں موجود ہیں ' تو ان ابتدائی منزلوں کے پیش آنے پر کیوں شاکی ہوں ؟

ترک جان و ترک مال و ترک سر
در طریق عشق اول منزل ست

و افوض امري الی اللہ - ان اللہ بصیر بالعباد !

رفتار سیاست

آخر کار ۱۷ اور ۱۸ ستمبر کو ترکی و بلغاریا کی مجلس صلح قسطنطنیہ میں امور اولیہ طے ہوگئے' مسئلہ حدود کا فیصلہ زیادہ تر ترکوں کے موافق ہوا ' " دیموطیقا " کی نسبت بلغاریوں کو ابتداً کسی قدر انکار تھا اور اسکے معاوضہ میں اپنے صرف سے ادرنہ سے بابا عسکی تک ریل بنا دینے پر راضی تھے ' لیکن ترکوں نے روپیہ پر زمین کو ترجیح دی اور بالاخر " دیموطیقا " انکے حدود میں داخل کیا گیا -

دیموطیقا کی اہمیت کے خاص اسباب یہ ہیں کہ قبضۂ دیموطیقا ایک ریلوے لائن پر موثر ہے' جسکا اثر براہ راست بحیرۂ ایجین تک پہنچتا ہے - ترکی قبضۂ دیموطیقا سے بلغاریوں کا راستہ جانب بحیرۂ ایجین بیکار سا ہوجاتا ہے - دیموطیقا کی جانب مغرب جو کوہستانی علاقہ ہے' بلغاری اوسمیں ریلوے کی تعمیر سے اس نقصان کی تلافی کرسکتے ہیں ' لیکن یہ تجویز مصارف کثیرہ کی طالب ہے جسکے تحمل کی ابھی بلغاریا میں قوت نہیں -

۱۷ - ستمبر کے پیش کردہ اور ۱۸ - ستمبر کے منظور شدہ خط حدود کی تفصیل یہ ہے :

اینوس لائن سے یہ خط شروع ہوکر دریاے مرتزا کے برابر برابر ' چلا جاتا ہے - پھر " دیموطیقا " کے شمول کیلیے جانب مغرب گھوم کر براہ " سمانہ " اور " ہادم کولی " شمال کی جانب پھرتا ہے' اور پھر جنوب کی طرف " مصطفی پاشا " کی مشرقی جانب سے مڑکر " قرق کلیسا " کی شمالی جانب طے کرتے ہوے " سان اسٹیفانو " پر ختم ہوجاتا ہے' اور اس سے بحیرہ اسود کا تعلق لازمی ہے -

جو بد قسمت مسلمان اس تقسیم حدود کے رو سے حکومت بلغاریا میں داخل کیے گئے ہیں ' بیان کیا جاتا ہے کہ وہ چار برس تک ترکی جنسیت میں شامل رہینگے' تاکہ اس نئی مدت کے اندر اپنے گذشتہ عہد مجد کے وداع و مشایعت' اور نئے دور مستقبل کی محکومی و مذلت کے استقبال کیلیے طیار ہوسکیں! یہ بھی عہد کرلیا گیا ہے کہ بلغاری رعایا بننے کے بعد مسلمانوں کو مراعات حقوق' اور از روے مراسم دینیہ پوری آزادی دی جائیگی - انکے قدیم حقوق علی حالہا باقی' اور خدمت عسکریہ سے مستثنی رہینگے -

تاوان جنگ یا مصارف اسیران جنگ کا سوال باقی تھا ' لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ ترکوں نے اس سے قطعی انکار کردیا ہے اور بلغاریا کو اسکے تسلیم بغیر چارہ نہیں -

ہم اس دوستانہ صلح کے بعد کسی واقعۂ منازعت و کشمکش کے سننے کیلیے طیار نہ تھے ' لیکن لندن سے ۲۲ - ستمبر کو ایک تار پہونچا کہ امور ثانویہ میں اختلاف و تنازع نے اب تک صلح نامہ پر دستخط ہونے نہیں دیا ' لیکن جب بلغاریا ' اصل مباحث مہمہ کے سامنے سر تسلیم خم کرچکا ہے تو امور ثانویہ میں وہ کب تک سرکشی پر اڑا رہیگا ؟ امید ہے کہ آیندہ خبریں اختتام معاملات کی اطلاع پہونچائیں گی -

البانیا

ترکی سے علحدہ کرکے البانیا کو تنویم مقناطیسی (ہپناٹزم) کے ذریعہ یورپ جو خواب دکھا رہا تھا - افسوس کہ اوسکی تعبیر صحیح نہ نکلی - وما ہذا اول قارورۃ کسرت فی اوربا ! البانیا کی اغلب آبادی مسلمان ہے لیکن عجیب بات ہے کہ یورپ اوسکے لیے بھی ایک مسیحی شاہزادہ کی تلاش میں ہے - ۲۰ - ستمبر کا تار ہے کہ اسعد پاشا مدافع سقوطری نے جو البانیا کا وزیر داخلیہ عارضی بھی تھا ' اپنی جمعیت کے ساتھہ بغاوت کردی' دورزا میں جہاں وہ اپنی علحدہ حکومت قائم کرنا چاہتا ہے ' سرکاری خزانہ پر بھی قبضہ کرلیا ہے' یونان و سرویا نے اپنے اپنے حدود متصلہ میں بے اطمینانی پیدا ہونے پر کارروائی کی دھمکی دی ہے - آسٹریا و اٹلی اور دیگر حکومتوں سے مخلوط کمیشن تحدید حدود کیلیے روانہ ہو رہا ہے -

۲۲ - کا پیغام برقی ہمکو ایک اور عجیب و غریب روایت سناتا ہے کہ (مفید بے) جو وزیر خارجیہ معین ہوا تھا ' سفر یورپ سے واپس آگیا ہے اور اسعد پاشا کے مقابلہ میں اپنی جمعیت کو مسلح ہونے کا حکم دے رہا ہے' جسنے علم آسٹریا بلند کردیا ہے !!

غزوۂ طرابلس

اس ہفتہ طرابلس کے متعلق ایک اہم خبر ریوٹر نے پہنچائی ہے '

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ راہ مدافعت میں سرفروش عربوں نے (بروایت روما) بنغازی اور درنہ کے متصل ایک نخلستان میں اطالیوں کا مقابلہ کیا ' سخت لڑائی کے بعد اطالیوں کو عین وقت پر کمک پہونچ جانے سے "حسب دستور" دشمنوں کو شکست ہوئی' اور انکو ایک نقصان کثیر کے بعد پسپا بھی ہونا پڑا - لیکن اس شکست کا عجیب تر نتیجہ یہ ہے کہ خود اطالی جنرل " توریلی " عربوں کے ہاتھہ سے مارا گیا - اسکے علاوہ اور دو اطالی افسر اور ۱۸ - سپاہی ہلاک ' اور تین افسر اور ۷۰ سپاہی مجروح ہوے -

اس روایت سے علی رغم روما دو نتیجے مستنبط ہوتے ہیں : اول یہ کہ اٹلی بااین ہمہ تلف جان و مال ' حدود بنغازی و درنہ سے آگے نہیں بڑھی ' جہاں اوسکے قیام پر تقریباً دو سال کی مدت گذر چکی ہے - دوم یہ کہ اس معرکۂ عظیمہ کا نتیجہ یقیناً اٹلی کے خلاف نکلا ہوگا ' جسکی سب سے قوی دلیل ایٹالین جنرل کی مقتولی ہے ' گو روما کا تار اس نتیجہ سے منکر ہو -

مغرب اقصی

مراکش کو ایک مدت ہوئی کہ ہم رو پیٹ چکے تھے' لیکن ۱۷ - ستمبر کے ایک پیغام برقی نے بشارت دی ہے کہ مولائی رسولی جو مراکش کے دوسرے حصہ میں فرانس سے برسر پیکار تھا' اب اوسنے اہل اسپین کی طرف بھی توجہ کی ہے ' کیوٹا کی اسپینی فوج کو وہ دبا رہا ہے ' ناچار اسپینیوں کو امداد کیلیے مزید فوجیں طلب کرنی پڑی ہیں ' و عاقبۃ الامر بید اللہ -

حادثۂ فاجعۂ کانپور

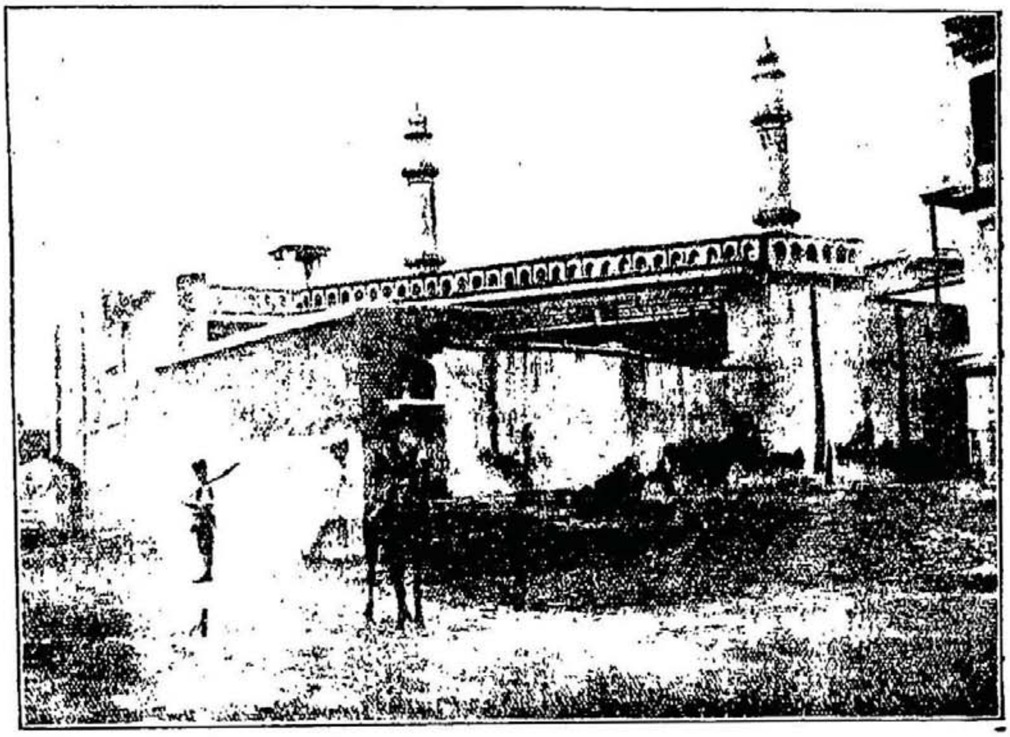

مسجد مقدس کانپور کا ایک بیرونی منظر

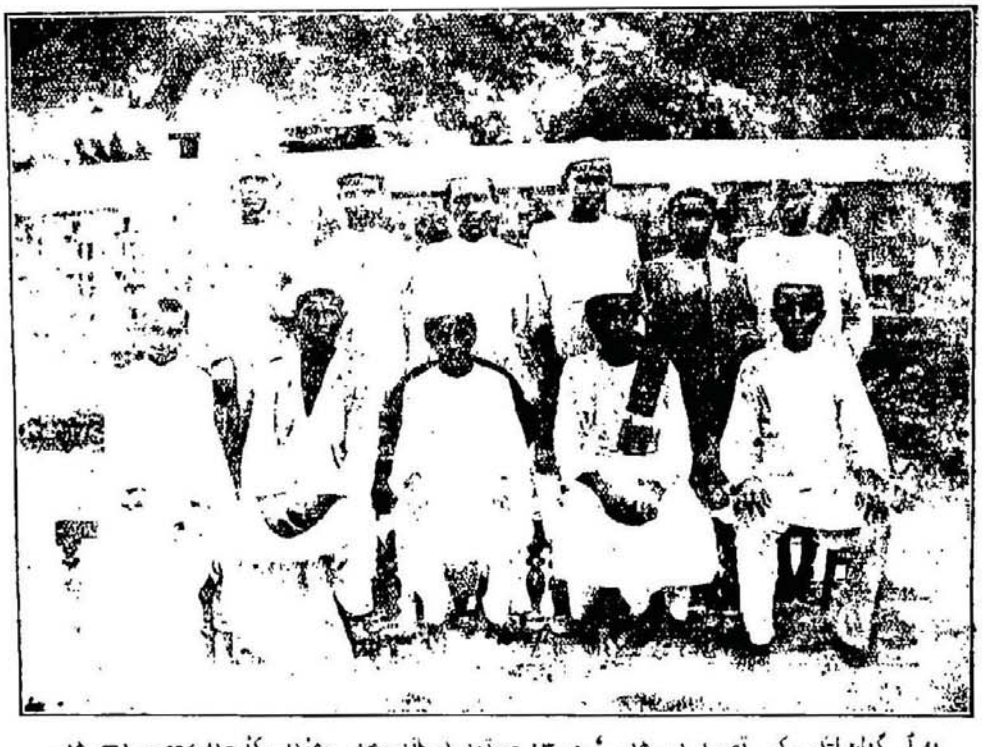

یہ اُن گیارہ لڑکوں کی تصویریں ہیں ' جو ۱۳ - ستمبر کو کانپور میں رہا کیے گئے - یہ معصوم بچے ہیں
جنکو مسٹر ٹائلر مجسٹریٹ کانپور کے دربار نے بجرم بغاوت گرفتار کیا تھا ! !

الہلال

۲۴ شوال ۱۳۳۱

الـداء والـدواء

یعني

جماعت " حزب اللہ " کے اغراض و مقاصد

الا ، ان حزب اللہ هم الغالبون

۱۳۳۱ ہجری (۱)

(۵)

انمـا وليكـم اللـه و رسولـه والـذين امنـوا ، الذين يقيمـون الصلـوة ويوتـون الزكـواة وهـم راكعـون - و مـن يتـول اللـه و رسولـه و الـذيـن آمنـوا ، " فان حزب الله هـم الغلبـون " (۵ : ۶۲)

اے مسلمانو ! تمھارا دوست اللہ ہے ، اسکا رسول ، اور وہ لوگ ، جو اللہ اور رسول پر ایمان لا چکے ہیں ، جو صلوۃ الہي کو دنیا میں قائم کرتے ، اسکي راہ میں اپنے مال کو صرف کرتے ، اور سب سے زیادہ یہ کہ ہر وقت اللہ اور اسکے حکموں کے آگے جھکے رہتے ہیں - پس جو شخص اللہ ، اللہ کے رسول ، اور ارباب ایمان کا ساتھي ہوکر رہیگا ، تو یقین کرو کہ وہ " حزب اللہ " میں سے ہے ، اور " حزب الشیاطین " کے مقابلے میں حزب اللہ ہي کا بول بالا ہونے والا ہے !!

بیـا سـاقي ! زخـود آگاهیـم دہ ! * شـراب بـزم " حـزب اللهیـم " دہ !
شراب گرم و رخشـان همچـو خورشید * بپـاے تخـت ظـل اللهیـم دہ !
نویـد بخت کـز شـوقش برقصیم * زعشـرتـگاہ شـاهنشـاهیـم دہ !
دلـم تاریک ومـن سرگشتـه درخـود * چـراغ مـي دریـن گمـراهیـم دہ !
خـرد جـان مـرا مي کاهـد از غـم * نجـات دل ازین جـانـکاهیـم دہ !
فسـون غـقـل (فیضـي) بـس درازست
ازیـن دسـتـان زبـان کـوتـاهـیـم دہ !

مـدتے ایـن مثنـوي تاخیـر شـد
مہلتـے بایست تا خون شیـر شـد

" و العصر ، ان الانسان لفي خسر ، الا الذین امنوا و عملو الصالحات ، و تواصوا بالحق و تواصوا بالصبر - قسم ہے اس عصر انقلاب اور دور تغیرات کي ، جو پچھلے دور کو ختم کرتا ، اور نئے دور کي بنیاد رکھتا ہے ، کہ نوع انساني کیلیے دنیا میں نقصان و ہلاکت کے سوا کچھہ نہیں - مگر ہاں وہ نفوس قدسیہ ، جو قوانین الہیہ پر ایمان لائے ، اعمال صالحہ اختیار کیے ، ایک دوسرے کو امر بالمعروف و نہي عن المنکر کے ذریعہ دین حق کي وصیت کرتے رہے ، اور نیز صبر و استقامت کي بھي انھوں نے تعلیم دي (۱۰۳ : ۴) : اولئک علی ھدی من ربہم ، و اولئک ھم المفلحون (۲ : ۴) "

یہ ہے جماعت " حزب اللہ " کا مقصد وحید ، جسے غالباً ہر شخص دن میں ایک دو مرتبہ نماز کے اندر ضرور پڑھتا ہے ، اور یہ ہے خلاصہ اسکے پیش نظر اغراض کا ، جو سورۂ " والعصر " کي صورت میں ہر مسلمان کے آگے موجود ہے - فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا !

گذشتہ چار صحبتوں میں جو کچھہ عرض کر چکا ہوں ، اس سے بہت زیادہ عرض کرنا تھا ، مگر مناسب یہ نظر آیا کہ پہلے مختصراً اصل اغراض و مقصد بیان کردیے جائیں ، اور اسکے بعد انکي ہر دفعہ پر ایک مستقل مضمون شائع کیا جاے :

مخـاطب اندکے نـازک مزاج ست
سخن کم گو ، کہ کم گفتـن رواج ست

تـلاش مقصـود

لیکن کم از کم آج پہلے مقصد کے متعلق تو چند کلمات ضرور ضرور عرض کرونگا اور معافي خواہ ہوں اگر آن احباب کرام کو شاق

(۱) یہ ایک عجیب حسن اتفاق ہے کہ جس آیۃ کریمہ کي بنا پر اس جماعت کا نام " حزب اللہ " رکھا گیا ہے ، اس آیۃ کریمہ کے عدد بقاعدۂ جمل ۱۳۳۱ ہیں اور یہي ہجري سن اس جماعت کي تاسیس کا ہے !

دفرے' جواب صرف اصل دفعات طریق عمل ھي کے مشتاق ھیں -

گذشتہ مطالب و بیانات سے اپ نے اندازہ کرلیا ھوگا کہ اس عاجز کا مقصد کیا ھے ؟ اخري نمبر کے خاتمے کي سطور میں عرض کرچکا ھوں کہ ھمکو آج سب سے پہلے کس چیز کا متلاشي ھونا چاھیے ؟

دنیا کي بیماریاں ھمیشہ یکساں رھي ھیں اسلیے انکا علاج بھي اصولاً ایک ھي ھونا چاھیے - وہ جب کبھي متلاشي ھوي ھے' تو اسکي تلاش اُس جستجو سے کبھي بھي مختلف نہ تھي' جو جستجو کہ آج ھمیں درپیش ھے -

* * *

ایک ھي چیز تھي' جسکي ھمیشہ تلاش رھي - ھم بھي آج اُسي کو ڈھونڈھیں گے -

جبکہ اسي زمین پر ایسے ھزاروں برس پہلے خدا کے ایک مخلص بندے نے اسکو درد اور تڑپ کي آواز میں پکارا تھا اور کہا تھا کہ :

رب اني دعوت قومي لیلاً ونہارا' فلم یزدھم دعاي الا فرارا' و اني کلما دعوتہم لتغفر لہم' جعلوا اصابعھم في اذانھم واستغشوا ثیابھم و اصروا و استکبروا استکبارا - ثم اني دعوتھم جھارا' ثم اني اعلنت لھم و اسررت لھم اسرارا - (۷۱ : ۹) قال نوح : رب انھم عصوني واتبعوا من لم یزدہ مالہ و ولدہ الا خسارا (۷۱ : ۲۱)

خدایا ! میں نے اپني قوم کو رات دن حق و ھدایت کي دعوت دي' لیکن افسوس کہ میري دعوت کا نتیجہ بجز اسکے اور کچھہ نہ نکلا کہ وہ اور مجھسے بھاگنے لگي - میں نے جب کبھي انکو پکارا' تاکہ وہ تیري طرف رجوع ھوں تو انھوں نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں کہ کہیں میري آواز نہ سن لیں' اور اپنے اوپر سے کپڑے اوڑہ لیے کہ کہیں میرے چہرے پر نظر نہ پڑ جاے اور ضد اور سرکشي میں آکر اکڑ بیٹھے ! اس پر بھي میں باز نہ آیا' پھر انھیں پکار پکار کر تیرا پیغام پہنچایا' اور اسکے بعد ظاھر و پوشیدہ' ھر طرح سمجھایا' لیکن خدایا ! با ایں ھمہ سعي دعوت و اصلاح' ان سرکشوں نے میرا کہا نہ مانا اور اُنھي معبودان باطل کي غلامي کرتے رھے جنکو اُنکے مال اور انکي اولاد نے فائدہ کي جگہ الٹا نقصان ھي پہنچایا "

تو وہ بھي اپني قوم کو اُسي کي تلاش کا پتہ دے رھا تھا -

* * *

جبکہ کالڈیا کے بت خانے میں ایک برگزیدہ نوجوان نے امر بالمعروف و نہي عن المنکر کا فرض ادا کیا' جبکہ اس نے اپنے ھاتھہ میں چھري لي' اور اپنے فرزند عزیز کو محبت الہي کي بیخودي میں دشمنوں کي طرح زمین پر دے پٹکا' جبکہ اُس نے دنیا سے رخصت ھوتے ھوے اپنے خاندان کو دین الہي کي پیروي کي وصیت کي اور کہا :

یا بني ! ان اللہ اصطفی لکم الدین' فلا تموتن الا و انتم مسلمون ! (۲ :)

دیکھو ! اللہ نے تمھارے اس دین اسلام کو تمھارے لیے پسند فرمایا ھے' پس ھمیشہ اسي پر قائم رھنا' اور دنیا سے نہ جانا مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ھو !!

تو اُس نے بھي اُسي کو ڈھونڈھا اور پایا تھا -

* * *

جبکہ تخت گاہ فراعنہ کے ایک قید خانے میں کنعان کے قیدي نے دین الہي کا وعظ کہا' اور جبکہ اس نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ :

یا صاحبي السجن ! ارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار ؟ ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموھا انتم و اباؤکم ما انزل اللہ بھا من سلطان' ان الحکم الا للہ' امر الا تعبدوا الا ایاہ - ذالک الدین القیم' ولکن اکثر الناس لا یعلمون (۱۲ : ٤۱)

" اے یاران محبس ! بہت سے اور آقا بنا لینا اچھا ھے یا ایک خداے قہار کے آگے جھکنا ؟ تم جو دو چھوڑ کر دوسرے معبودوں کي پرستش کررھے ھو' تو یہ اسکے سوا کیا ھے کہ نام ھیں جو تم نے اور تمھارے پیشروؤں نے گھڑ لیے ھیں ؟ حالانکہ خدا نے تو اسکے لیے کوئي سند بھیجي نہیں - اے گمراھو ! یقین کرو کہ تمام جہان میں حکومت صرف اُس ایک خدا ھي کیلیے ھے ! اس نے حکم دیا ھے کہ صرف اُسي کے آگے جھکو ! یہي دین اسلام کا سیدھا راستہ ھے - لیکن افسوس کہ اکثر لوگ ھیں جو نہیں سمجھتے ! "

تو اسکي نظر بھي اسي کے طرف تھي' اور اسي کي تلاش تھي' جسکا وہ سراغ دے رھا تھا !

* * *

وہ "شاطي وادي ایمن" اور "بقعۂ مبارکہ" کا مقدس چرواھا' جبکہ کوہ سینا کے کنارے " اني انا اللہ رب العالمین " کي نداء محبت سے مخاطب ھوا تھا' اور جبکہ ایک ظالم و جابر حکومت کي غلامي سے نجات دلانے کیلیے اُس نے یکہ و تنہا' فرماں رواے عہد کے سامنے حریفانہ کھڑے ھوکر پیشین گوئي کي تھي کہ :

ربي اعلم بمن جاء بالھدی من عندہ' و من تکون لہ عاقبۃ الدار' انہ لا یفلح الظالمون - (۲۸ : ۳۸)

اے لوگو ! مجھکو جھٹلانے میں جلدي نہ کرو ! خدا خوب جانتا ھے کہ کون شخص اُسکي طرف سے سچائي لیکر آیا ھے' اور آخر کار کس کے ھاتھہ نتیجہ کي کامیابي آنے والي ھے ؟ یقین کرو کہ خدا کبھي اُن لوگوں کو فلاح نہیں دیتا' جو برسر ناحق ھیں ! "

تو وہ بھي اسي تلاش کا اعلان کر رھا تھا' اور یہي تلاش تھي' جسنے اُسے منزل مقصود تک پہنچایا تھا -

* * *

وہ " ناصرہ " کا نوجوان اسرائیلي' جو پچھلي کتابوں کي پیشین گوئي کے مطابق آیا تھا' تاکہ عہد اسرائیلي کے خاتمے اور دور اسماعیلي کے آغاز کا اعلان کرے' اور جبکہ اس نے چلنے سے پیشتر ایک باغ کے گوشے میں اپنے نادان اور ناسمجھہ ساتھیوں سے کہا تھا کہ :

اني رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدي من التوراۃ و مبشراً برسول یاتي من بعدي' اسمہ "احمد" - (٦۱ : ۷)

میں اللہ کے طرف سے تمھاري طرف بھیجا ھوا آیا ھوں - میں کوئي نئي شریعت نہیں لایا' بلکہ میرا کام صرف یہ ھے کہ کتاب تورات کي' جو مجھسے پہلے آ چکي ھے' تصدیق کرتا ھوں' اور ایک آنے والے رسول کي خوشخبري دیتا ھوں جو میرے بعد آئیگا اور جسکا نام " احمد " ھوگا ! "

تو وہ بھي اسي وادي جستجو کا ایک کامیاب قدم شوق تھا' اور یہي گوھر مقصود تھا' جسکے لیے اُس نے اپنے بے عقل ساتھیوں کے جیب و دامن کو بیقرار دیکھنا چاھا تھا -

* * *

اور پھر وہ ظہور انسانیۃ کبری' وہ مجسمۂ نعمۃ الہیۂ عظمی' وہ معلم کتاب و حکمت' وہ مزکي نفوس و قلوب انسانیت' وہ

هادي "الى صراط مستقيم" وه مخاطب "انک لعلي خلق عظيم" وه تاجدار کشور ستان یزداں پرستي ' وه فتح یاب اقلیم قلوب انساني ' وه علم آموز درسگاه "ادبني ربي فاحسن تادیبي" وه خلوت نشین شبستان "ابیت عند ربي هو یطعمني و یسقیني" یعني وه وجود اعظم و اقدس ' جسکے لیے دشت حجاز میں ابراهیم خلیل (ع) نے اپنے خدا کو پکارا : (ربنا وابعث فیهم رسولاً منهم ' یتلو علیهم ایاتک و یعلمهم الکتاب والحکمه ' ویزکیهم - ۲ : ۱۲۱) جسکے نور مبین کي تجلي فاران کي چوٹیوں پر موسیٰ (ع) نے دیکھي ' جسکے عشق میں داؤد (ع) نے نغمه سرائي کي ' جسکے جمال الهي کي تقدیس میں سلیمان (ع) اپنے تخت جلال پر جھک گیا ' جسکے طرف یوحنا (ع) سے پوچھنے والوں نے بیقرارانه اشاره کیا (۱) ' اور جسکے لیے ناصره کے اسرائیلي نبي نے اپنا جانا هي بهتر سمجها ' تا وه اپنے باپ سے جو آسمان پر هے سفارش کرے ' اور اسکو "جو آنے والا هے" جلد بهیجدے (یوحنا : ۱۶ : ۸) -

* * *

غرضکه جب "وه آنے والا" آیا ' اور خدا کي زمین آخري مرتبه سزاواري گئي ' تا اسکي ابدي حکومت و جلال کا تخت بچھے ' اور پھر اسکے فرمان آخري کا اعلان هوا که :

ومن یبتغ غیرالاسلام دینا ' فلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الخاسرین - (۳ : ۷۹)	"اب سے جو انسان احکام اسلامي کي جگه کسي دوسري تعلیم کو تلاش کریگا ' تو یقین کرو که اسکي تلاش کبھي مقبول نهوگي ' اور اسکے تمام کاموں کا آخري نتیجه ناکامي و نامرادي هي هوگا !!"

تو وه بھي اسي کي جستجو میں نکلا تھا ' جسکي جستجو میں سب نکلے ' اور قبل اسکے که وه اسکے لیے بیقرار هو ' خود اس نے بیقرار هوکر اسکا هاتھه پکڑ لیا تھا :

و وجدک ضالاً فهدی (۹۳ : ۷)	اور اے پیغمبر! هم نے تم کو دیکھا که هماري تلاش میں سرگرداں هو ' پس هم نے (خود هي) تم کو اپني راه دکھلا دي !

* * *

دنیا کي خوشي مرجھا گئي تھي - اسکا جمال صداقت پژمرده ' اور اسکا چهرهٔ هدایت زخمي هوگیا تھا - وه پیمان و مواثیق ' جو اولاد آدم نے مقدس رسولوں کے سامنے ' انکے پاک پیغاموں کو سنکر خدا سے باندھے تھے ' ایک ایک کرکے عصیان و تمرد سے توڑ دیے گئے تھے ' اور خدا کي رحمت و رافت زمین کے بسنے والوں سے روٹھه گئي تھي - اسکا وه جمال ازلي و ابدي ' جس سے پردے اٹھادیے گئے تھے تا اسکے ڈھونڈھنے والوں کو محرومي نهو ' اب پھر مستور و محجوب هوگیا تھا - اور اسمیں اور اسکے بندوں میں کوئي رشته باقي نه تھا -

هاں ' کوئي نه تھا ' جو اسکو ڈھونڈھے - کوئي قدم نه تھا ' جو اسکي طرف دوڑے - کوئي آنکھه نه تھي ' جو اسکے لیے اشکبار هو - کوئي دل نه تھا ' جو اسکي یاد میں مضطرب هو - کوئي روح نه تھي ' جو اسے پیار کرے - اسکي دنیا اس سے بے خبر تھي - اسکے بندے اس سے غافل تھے - انسان کا ضمیر مرچکا تھا ' فطرة کا حسن حقیقي عصیان عالم کي تاریکي میں چھپ گیا تھا - طغیان و سرکشي کے سیلاب تھے ' جو خشکي و تري ' دونوں میں امنڈ آے تھے ' اور جنکے اندر خدا کے رسولوں کي بنائي هوئي عمارتیں بهه رهي تھیں -

ظهر الفساد في البر والبحر بما کسبت ایدي الناس (۳۰ : ۴۰)	خشکي اور تري ' دونوں میں انسان کے عصیان و سرکشي سے فتنهٔ و فساد پھیل گیا !

جبکه یه حالت تھي تو دنیا بگڑکر پھر سنوري ' انسانیة مرکر پھر زنده هوئي ' اور خدا نے اپنے چهرے کو پھر بے نقاب کردیا - وه جو شام کے مرغزاروں اور یروشلیم کے هیکل کے ستونوں سے روٹھه گیا تھا ' اب پھر آگیا ' تاکه دشت حجاز کے ریگستان کو پیار کرے ' اور اپنے راز و نیاز محبت کیلیے ایک نئي قوم کو چن لے - دنیا جو صدیوں سے اسکو بھلا چکي تھي ' پھر اسکي تلاش میں نکلي ' اور انسان نے اپنے مقصود و مطلوب کو کھوکر پھر دوباره پا لیا :

قد جاء کم من الله نور و کتاب مبین ' یهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام ' و یخرجهم من الظلمات الی النور ' و یهدیهم الی صراط مستقیم (۴ : ۱۸)	بیشک تمهارے پاس الله کے طرف سے ایک نور هدایت ' اور ایک کتاب مبین آئي ' الله اسکے ذریعه سلامتي کے راستوں پر هدایت کرتا هے اس کي ' جو اسکي رضا چاهتا هے اور اسکو هر طرح کي گمراهي کي تاریکي سے نکال کر هدایت کي روشني میں لاتا ' اور صراط مستقیم پر چلاتا هے !

* * *

غرضکه دنیا کي حیات هدایت و سعادت کي تاریخ یکسر تلاش و جستجو هے - اس نے اپنے هر دور میں کھویا ' اور پھر هر دور میں اسي تلاش کیلیے نکلي - وه جب کبھي گري تو اسي کو اٹھاکر گري ' اور جب کبھي اٹھي ' تو اسي کي تلاش کا ولوله لیکر اٹھي - اسکے هادیوں نے جب کبھي اسکو جگایا تو اسي کیلیے جگایا ' اور جب کبھي اسکا هاتھه پکڑا ' تو اسي جستجو میں نکلنے کیلیے پکڑا - اس کي یه تلاش همیشه کامیاب هوئي اور اس نے جب کبھي پکارا ' اسے جواب ملا - پاني کے ملنے میں کبھي بھي دیر نه هوئي ' البته تشنگي کا ثبوت همیشه مانگا گیا :

جمال حال شود ترجمان استحقاق
دلیل آب جگر تفتگي و تشنه لبي ست !

---

(۱) حضرة موسیٰ ' حضرة داؤد ' اور حضرة سلیمان کي پیشین گوئیوں کے متعلق جو تلمیحات ان سطور میں کي گئي هیں ' وه مشهور هیں اور بار بار بیان میں آچکي هیں ' لیکن یوحنا اور اس سے پوچھنے والوں کے اشارے کي توضیح کردیني چاهیے - یه انجیل یوحنا کے اس موقعه کي طرف اشاره هے ' جب ولادت مسیح کے بعد یروشلیم سے یهودیوں نے کاهنوں کو حضرت یحیی (یوحنا) کے پاس بھیجا هے تاکه ان سے پوچھیں که وه کون هیں ؟ انهوں نے پوچھا که "تو کیوں اصطباغ دیتا هے ' جبکه تو نه تو مسیح هے اور نه الیاس نبي ' اور نه هي "وه" (یوحنا : ۲۵) یهاں پوچھنے والوں کے اس اشارهٔ ضمیر غائب سے ضرور انحضرة (صلعم) مراد تھے کیونکه مسیح کے بعد آنے والے نبي کا ذکر شائع هوچکا تھا اور انتظار کرنے والوں کو اسي کا انتظار تھا - اگر یه تسلیم نه کیا جاے تو پھر اس اشاره کا کوئي مطلب نهوگا - کیونکه مسیح کے بعد اور کوئي نبي نهیں آیا جسکی طرف اشاره کیا گیا هو - [منه]

احرار اسلام

الحریة فی الاسلام

نظام حکومة اسلامیه

وامرهم شوری بینهم (۴۲ : ۳۶)

(۴)

توطیهٔ مباحث آتیه

اور مباحث گذشته پر ایک اجمالي نظر

(الحریة فی الاسلام) کے سلسلے میں تین نمبر شائع هوچکے هیں - اب همیں بقیه مباحث کي طرف متوجه هونا چاهیے - لیکن بهتر هوگا که اس سفر کي جتني منزلیں طے کر چکے هیں ' آگے بڑهنے سے پہلے ایک نظر اُن پر بهي ڈال لیں -

ربط و ترتیب بیان کیلیے ضرور هے که گذشته مباحث قارئین کرام کے پیش نظر هوں - یه مقالات مسلسل نمبر (۱) جلد (۳) سے نمبر (۳) تک شائع هوے هیں -

(۱)

هم نے آغاز تحریر میں اُس سیاسي انقلاب پر ایک اجمالي نظر ڈالي تهي ' جو ظهور اسلام سے عالم انسانیة میں طاري هوا - هم نے اسر و غلامي اور استبداد و حکم ذاتي کي وه بیڑیاں دیکهي تهیں ' جنکے ذریعه انسانیت کے پانؤں جکڑ دیے گئے تهے - پهر چهٹي صدي عیسوي کے آغاز میں هم نے اُس حربهٔ حریة الهیه کو بلند هوتے دیکها ' جو جبل (بوقبیس) کي غاروں میں ڈهالا گیا تها ' مگر اسکي چوٹیوں پر سے چمکا تها - بالاخر وه چمکا اور بلند هوا - اور پهر اس زور و قوت سے اُن بیڑیوں پر گرا ' که " الحکم لله العظیم الکبیر ! " کے ایک هي ضربهٔ بے امان و آهن پاش میں ' اُن کے تمام آهنیں حلقے ٹکڑے ٹکڑے هوکر گرگئے ' اور خدا کے بندوں کے پانؤں اسکي طرف دوڑنے کیلیے آزاد هوگئے !!

وقاتلوهم حتی لاتکون فتنة ' ویکون الدین کله لله ! (۲ : ۱۸۹)

" اور ظالموں سے مقاتله کرو ' یہاں تک که الله کي سرزمین ظلم و معصیت ' اور ما سواے الله پرستي کے فتنه سے پاک هوجاے ' اور شریعت و حکم کا تمام تسلط صرف الله هي کے لیے هوجاے ' کیونکه اسکے سوا دنیا میں حکم و تسلط کسي کو سزا وار نہیں "

و کنتم علی شفا حرف من النار فانقذکم منها ' کذالک یبین الله لکم ایاته لعلکم تهتدون (۳ : ۱۰۰) (۱)

(۲)

اسکے بعد هم نے موجوده عهد جمهوریة و آیکني پر نظر ڈالي اور اسکے نظام و اساس کي جستجو و سراغ میں نکلے - هم کو چند اصول بتلائے گئے ' جنکي تاسیس کا فخر و ادعا موجوده " عصر منور " کا بنیاد شرف اور اساس امتیاز هے - لیکن هم نے مڑکر دیکها تو تیره سو برس پیشتر کے گذرے هوے " دور ظلمت " میں ایک هاتهه نظر آیا ' جو اسي مصباح فروزندهٔ حریت و جمهوریت کي ضیا و نورانیت سے تمام ظلمت کدهٔ عالم کي تاریکي کا تنها مقابله کررها تها !

بالاخر وه فتح یاب هوا ' ظلمت انساني پر نور الهي نے نصرت پائي ' اور وهي آفتاب ارشاد و هدایت هے ' جس سے کسب انوار و تجلیات کرکے آج دنیا کے تمام گوشوں نے اپنے اپنے چراغ کرلیے هیں :

یک چراغیست دریں خانه ' که از پرتو آں '
هر کجا مي نگري ' انجمنے ساخته اند !!

یا ایها النبي ! انا ارسلناک شاهداً ' و مبشرا ' و نذیرا ' و داعیاً الی الله باذنه ' و سراجاً منیرا ! (۳۳ : ۴۵) -

" اے پیغمبر ! هم نے تم کو دنیا کیلیے گواهي دینے والا ' سلطنت الهي کے قیام کا بشارت دهنده ' ظلم و عصیاں کے نتائج سے ڈرانے والا ' انسانوں کي غلامي سے بغاوت ' اور الله کي وفاداري کي دعوت دینے والا ' اور مختصر یه که هر طرح کي تاریکیوں کو مٹانے کیلیے ایک روشن و منور چراغ بناکر دنیا میں مبعوث فرمایا ! "

وه چراغ جو انساني هاتهوں سے بلند کیے گئے هیں ' بجهه سکتے هیں ' کیونکه خود انسان کے چراغ حیات کو قرار نہیں - پر جو " سراج منیر " الله کے مقتدر و غیر فاني هاتهوں سے روشن هوا هے ' اسکي نورانیت کیلیے کبهي اطفاؤ زوال نہیں هو سکتا :

الله نور السماوات والارض ' مثل نوره کمشکواة فیها مصباح ! (۲۴ : ۳۵)

" الله هي کي لا زوال روشني سے آسمان و زمین کي روشني هے - اسکے نور (هدایت نبوت) کي مثال ایسي سمجهو ' جیسے ایک (بلند و رفیع) طاق هے ' اور اُس پر ایک منور و فروزنده چراغ روشن هے !! "

اللهم صل و سلم علیه ' و علی اله الواصلین الیه !

[نوٹ پہلے کالم کا]

(۱) یه آیة کریمه سوره عمران کے اُس رکوع کي هے ' جس میں خدا تعالی نے ظهور دعوت اسلامي و وجود حضرة رحمة للعالمین کو اپنا سب سے بڑا احسان و لطف قرار دیا هے ' اور اس نعمت کي قدر و منزلت کي طرف دنیا کو توجه دلائي هے - اسي سلسلے میں فرمایا که ظهور و دعوة اسلامي سے پہلے تم لوگوں کي حالت شدة کفر و ضلالت اور اسر و غلامي سے ایسي تهي ' گویا ایک آگ کے گڑهے پر کهڑے تهے ' مگر الله نے حضرة رحمة للعالمین کو بهیج کر تمهیں اس هلاکت سے بچا لیا - اور اسي طرح وه تمهارے سامنے اپني قدرت و حکمت کي نشانیاں کهولتا هے ' تاکه تم هدایت پاؤ (منه)

مقالات

(٣)

مشهور (انقلاب فرانس) کے مصائب و شدائد کے بعد (جو یورپ میں حریت و جمہوریت کے مذبح کی سب سے بڑی اور آخری قربانی تھی) موجودہ جمہوریت کا اصلی دور شروع ہوتا ہے ' ہم نے بتلایا تھا کہ اس دور کے اساس اولین پانچ دفعات ہیں جیسا کہ مشہور فرانسیسی مورخ حال : CH. SEIGNOBOS نے اپنی تاریخ انقلاب تمدن میں تصریح کی ہے :

(١) استیصال حکم مطلق و ذاتی - یعنی حق حکم و ارادہ اشخاص کی جگہ افراد کے ہاتھہ میں جائے - شخص ' ذات ' اور خاندان کو تسلط و حکم میں کوئی دخل نہو - اسی کے ذیل میں پریسیڈنت کا انتخاب بھی آگیا ' جس کو اسلام کی اصطلاح میں خلیفہ کہتے ہیں - اسکے انتخاب میں کسی حق خاندانی کو دخل نہیں - ملک انتخاب کرے اور اسی کو حق عزل و نصب ہو -

(٢) مساوات عامہ ' جسکی بہت سی قسمیں ہیں :

مساوات جنسی ' مساوات خاندانی ' مساوات مالی ' مساوات قانونی ' مساوات ملکی و شہری و غیرہ وغیرہ - اسی بنا پر پریسیڈنت کو بھی عام باشندگان ملک پر کوئی تفوق و ترجیح نہو -

(٣) خزانۂ ملکی (با صطلاح اسلام بیت المال) ملک کی ملکیت ہو - پریسیڈنت کو اسپر کوئی ذاتی حق تصرف نہو -

(٤) اصول حکومت " مشورہ " ہو ' اور قوت حکم و ارادہ افراد کی اکثریت کو ہو' نہ کہ ذات و شخص -

(٥) حریت رائے و خیال اور مطبوعات (پریس) کی آزادی اسی کے تحت میں ہے -

یہی اصول اساسی ہیں جنکو پروفیسر (واتسن رینی) نے انگلستان کے نظام حکومت کی مشہور و زیر درس کیمبرج تاریخ میں بیان کیا ہے -

لیکن جمہوری نظام حکومت کے یہ اصلی عناصر نہیں ہیں - اگر انکی تحلیل و تفرید کی جائے ' تو بہت سے مرکبات الگ ہو جالیں گے ' اور آخر میں صرف ایک ہی عنصر بسیط باقی رہیگا جو دفعہ (١) میں بیان کیا گیا ہے یعنی :

" قوت حکم و ارادہ اشخاص و ذوات کے ہاتھہ میں نہو - بلکہ جماعت و افراد کے قبض و تسلط میں "

مختصر لفظوں میں اسکی تعبیر اس ایک جملہ میں ہوسکتی ہے کہ " نفی حکم ذاتی و مطلق "

باقی چار دفعات میں جو امور بیان کیے گئے ہیں ' وہ سب کے سب اسی کے ذیل میں آ جاتے ہیں - مساوات حقوق مالی و قانونی ' اساس مشورہ و انتخاب ' عدم اختیار تصرف خزانۂ ملکی ' حریت آرا و مطبوعات وغیرہ وغیرہ ' سب " نفی حکم ذاتی و مطلق " ہی کی تفسیر ہیں - (لہا بقیۃ صالحہ)

تاریخ اسلام کا ایک غیر معروف صفحہ

حبش میں ایک اسلامی حکومت !

آٹھوین صدی ہجری کے چند مجاہدین

(٣)

مزرع اسلام کی خونین آبپاشی !

دنیا میں سب سے زیادہ گراں قدر شے کیا ہے ؟ خون ' لیکن اسلام میں یہی جنس سب سے زیادہ ارزاں ہے - ممکن ہے کہ اور قومیں تجارت ' تعلیم ' اور صنعت و حرفت سے بنی ہوں ' لیکن اسلام کا باغ تو صرف خون ہی سے سیراب ہو کر طیار ہوا ہے ! حمزۂ شجیع کا خون ' فاروق اعظم کا خون ' علی مرتضی کا خون ' سید الشہداء کا خون ' اور اسی طرح اور صدہا خون اسکی زمین پر برسے اور دنیا نے انقلابات دیکھے - پس یا اولی الابصار ! خون کی اُن سطروں میں بھی جو آج دنیا کے ہر حصے میں بہہ رہا ہے ' غور سے دیکہو کیا لکھا نظر آتا ہے ؟

بلوح تربت پروانہ ایں رقم دیدم :
کہ آتشے کہ مرا سوخت ' خویش را ہم سوخت !

بساط ارض کا کون سا گوشہ ہے جو مسلمانوں کے رنگ خونین سے گلکار نہیں ؟ ایشیا مسلمانوں کا قربانگاہ ' اور یورپ اونکا مذبح ہے - لیکن ایک اور قطعہ ملک افریقہ بھی ہے ' جو اپنی خشکی و بے آبی کیلیے مشہور ہے ' اور جسکی خاک کے ایک ایک ذرے کے اندر انقلاب و حوادث کے قرون و اعصار پوشیدہ ہیں !

آٹھویں صدی ہجری کی ابتدا سے لیکر اب تک وہ متواتر و مسلسل مسلمانوں کے خون کی بارش سے سیراب ہو رہا ہے ' لیکن اوسکی تشنہ لبی میں ابتک کمی نہیں آئی !

مصر ' سودان ' زنجبار ' صحاری ' تیونس ' الجیریا (الجزائر) ' طرابلس ' مراکش ' وہ سرزمینیں ہیں ' جو بارھویں اور تیرھویں صدی کی اسلامی شہادتگاہیں ہیں ' لیکن مملکت (حبش) کی تاریخ ' افریقہ میں اس سے بھی ایک قدیم تر شہادتگاہ کا نشان دیتی ہے ' جسکا زمانۂ تعمیر آٹھویں اور نویں صدی ہجری ہے ' اور در اصل ہمارا مضمون اسی غیر معروف نظارۂ خونین کی تلاش ہے -

سلطان سعد الدین شہید

حبش کی حکومت اسلامیہ پر ' جو تعصب نصرانی کا نتیجۂ عمل تھی ' ساتویں صدی کے اواخر میں (جیسا کہ گذشتہ نمبر میں بیان ہوچکا ہے) سلطان سعد الدین تخت نشین تھا - حسب واقعات مقصدرة الذکر " حطي " یعنی شاہ حبش اس ہزیمت عظیمہ کے بعد بھی دل سرد نہوا - سلطان نے " زمددہ " پر جہاں دشمنوں کی ایک بہت بڑی جمعیت موجود تھی ' چالیس سواروں کے ساتھہ حملہ کیا اور کامیاب ہوا ۔

حطي بر افروختہ ہوکر ایک انقطاعي جنگ کیلیے آمادہ ہوا اوسکي فوج دس سرداروں پر منقسم تھي اور ہر سردار کے تحت امر دس ہزار سپاہي' ناچار سلطان بھي مقابلہ کیلیے نکلا' خاص سلطان کے ساتھہ پچاس سوار اور چند سردار تھے' اور ہر سردار کے ساتھہ ایک چھوٹي سي جمعیت تھي - سلطان نے اپنے ضعف اور دشمنوں کي قوت کو محسوس کیا' اپنے ہمراہیوں کے ساتھہ گھوڑے سے اُترا' اور ناصیۂ عبودیت کو زمین پر رکھا - سر اُٹھایا تو قوتوں کے بادشاہ کو اپنے پاس پایا' بمصداق " (۱) اطلب اللہ تجدہ تجاھک " سلطان نے فتح بین پائي' اہل حبش اکثر قتل ہوے - اور جو بچے انہوں نے شکست اٹھائي !

سلطان اسوقت دار الحکومت سے ۱۲ منزل پر تھا کہ ایک مسلمان سردار " اسد " نامي " نولن حش " ایک حبشي سردار کے مقابل آیا اور کامیاب ہوا - حطي نے اب مسلمانوں کي بربادي اور حبشہ سے انکے اخراج عام کا فیصلہ کر لیا اور ایک فوج گراں لیکر حدود اسلامیہ میں داخل ہوا - محمد نامي ایک مسلمان سردار اپني ایک ہزار پیدل فوج کے ساتھہ روکنے کو بڑھا' اس جمع عظیم کو روکنا مٹھي بھر آدمیوں کا کام نہ تھا' لیکن مسلمان اگر عزت سے جي نہیں سکتے تھے تو عزت سے مر تو سکتے تھے - محمد اور اوسکي تمام فوج حفظ حدود اسلامیہ کي خاطر ایک ایک کرکے کٹ کر مر گئي' صرف ایک مسلمان زندہ بچا کہ اس داستان شہادت کو مجمع اسلامي میں دہرا سکے -

حطي نے اس فتح غیر متوقع کے بعد " بارزا " نام ایک امیر کو بقیۂ نسخات اسلامیہ کے قتل و قمع کیلیے آگے بھیجا - سلطان جلدي میں اپني فوج کو جمع نہ کرسکا - ناچار عام باشندگان شہر کو جن میں علماے مدارس' مشائخ تصوف' کاشتکار و عوام' غرضکہ ہر طبقہ اور ہر درجہ کے مسلمان شامل تھے' ساتھہ لیکر مقابل ہوا - نتیجہ وہي ہوا جو ہونا چاہیے تھا - مسلمانوں کو ہزیمت ہوئي اور ہزاروں علما و مشائخ و عوام شہید ہوے -

حسین شہید دنیا میں ایک بار پیدا ہوا' لیکن واقعۂ شہادت حسین' اسلام کے ہر دور انقلاب میں پیدا ہوتا رہا ہے' اور ہوگا - سلطان سعد الدین' موقف جنگ سے نکلکر جزیرۂ زیلع میں پناہ گزین ہوا لیکن دشمنوں نے محاصرہ کرلیا اور شہر مین پاني بند کر دیا -

قوموں کے زوال و فنا کا ہمیشہ صرف ایک ہي سبب رہا ہے یعني " خیانت قومي " - بغداد کي تباہي' ہندوستان کا زوال' مغرب اقصی کي بربادي' اور قسطنطنیہ و طہران کا ضعف' ان میں سے کون سا واقعہ ایسا ہے جسمیں اس سبب مشئوم کا وجود نہ تھا ؟ تم کامل پاشا کو قسطنطنیہ میں روتے ہو' لیکن بغور دیکھو تو کس برباد شدہ مملکت اسلامي میں کامل نہ تھا ؟

سلطان سعد الدین محاصرہ میں دریاے زیلع کے کنارے تھا' لیکن درحقیقت وہ رود فرات کے ساحل پر تھا اور حبش اُسکے لیے کوفہ کي سر زمین بنگئي تھي - تین روز گذر گئے مگر اوسکے منہ میں پاني کي ایک بوند نہ گئي' ایک کامل صفت خیانت کار نے محاصرین کي رہنمائي کي' دشمن اندر گھس آئے - سلطان تین دن کي پیاس کے بعد بھي اُٹھا کہ ایک مسلمان کي طرح مردانہ وار جان دے - لیکن اُٹھتے ہي پیشاني پر ایک زخم کھا کر گر گیا - قاتل کا نیزہ اسکے بدن سے پار ہوگیا تھا' لیکن با این ہمہ تشنگي و زخمہاے کاري' اوسکے خشک و تشنہ ہونٹھ حصول دولت شہادت پر متبسم اور کلمہ خوان تھے !

سلطان کا زمانۂ حکومت ۳۰ - سال تھا' اور یہ زمانہ ہر طرح کي خیر و برکت کا عہد تھا -

سلطان کي ہزیمت و شہادت کے' بعد قواے اسلامیہ پارہ پارہ کردیے گیے' مسلمانوں کا قتل عام ہوا' بلاد اسلامیہ ویران کیے گئے' مسجدین منہدم کي گئین' مسلمان بچے غلام بناکر فروخت کیے گیے' سلطان کا خاندان پھر حبش سے بھاگ کر عرب میں پناہ گزین ہوا اور وہ سب کچھہ ہوا جو کسي اسلامي آبادي کے ساتھہ مسیحي استیلاء و تسلط کے بعد ہونا چاہیے -

سلطان صبر الدین ثاني

ان مظالم و بربریت نصرانیہ کا سلسلہ بیس برس تک ممتد رہا - اکیسویں برس امیر یمن (ملک الناصر احمد بن اشرف اسماعیل) نے تھوڑي سي فوج دیکر سلطان زادوں کو حبش روانہ کیا - اس مرتبہ پہلے ہي معرکہ میں جو مقام سبارہ میں پیش آیا' مسلمان مظفر و منصور ہوئے - سلطان کا بڑا بیٹا صبر الدین علي باپ کا جانشین ہوا - شوق جہاد في سبیل اللہ نے ۲۰ - برس کے مصائب و آلام کے بعد بھي سکون و راحت کي فرصت ندي' فوراً آگے بڑھا کہ مسیح کے گلوں سے اونکي درندگي و سبعیت کا انتقام لے -

(ذکر امحرہ) اور (سرجان) وغیرہ متعدد مقامات فتح کرکے اُس اور آگے کا رخ کیا - شاہ حبش نے اپني تمام فوجي قوت یکجا کي' دس سرداروں کے ماتحت بیس بیس ہزار فوج دیکر اونکو روانہ کیا' اور اس جمع عظیم کا قائد عمومي (جنرل کمانڈر) ایک حبشي سردار کو قرار دیا جسکا نام " بغت بقل " تھا -

یہ سیاہ دل با دل مسلمانوں کے ایک ایک شہر پر چھا گیا' سلطان صبر الدین نے دیکھا کہ اتني بڑي جمعیت کے مقابلے میں باقاعدہ جنگ مفید نہ ہوگي' اسلیے بے قاعدہ و غیر منتظم جنگ کا سامان کیا' اور اس طرح ایک سال کامل انتشار و پریشاني و بے اطمینانی کے عالم میں بسر ہوا -

تاریخ اسلام عجائب گونا گوں کا ہمیشہ مجموعہ رہي ہے - جب کبھي غرور کثرت میں وہ اپنے خدا کو بھولے ہیں انہوں نے شکست کھائي ہے' اور پریشاني و بے ساماني اور قلت و ضعف کے عالم میں جب کبھي اسکو یاد کیا ہے تو نصرت الہي نے بھي انکا ساتھہ دیا ہے !

سلطان صبر الدین نے ایک سال کي آوارہ گردي و پریشاني کے بعد اوسکو یاد کیا جسکو بھولا ہوا تھا - سلطان کا بھائي محمد علم بردار جہاد بنکر باہر نکلا (حرب جوش) جو ایک نو مسلم حبشي سردار تھا' امیر محمد کے ساتھہ تھا' پہلا معرکہ شہر (تري) پر پیش آیا - بالاخر حطي کے بہت سے سردار کام آئے؛ اور اوسکي فوج کا بڑا حصہ مقتول' اور باقي مجروح ہوا -

سلطان صبر الدین' ایک قلیل توقف و آرام کے بعد خود پایۂ تخت پر حملہ آور ہوکر بڑھا - حطي کا ایک بہت بڑا افسر مقابل ہوا اور کام آیا - شہر کے وہ دروازے جن سے ہمیشہ اسکے سفاک حریفوں کي فوجیں نکلا کرتي تھیں' اب خود اسکي آمد کے منتظر تھے - فوج نے جب دیکھا کہ قصر شاہي کي حفاظت ممکن نہیں تو اسمیں آگ لگادي - سلطان کا ایک بھائي (قلعہ بورت) کے پھاٹک پر نمودار ہوا اور بصلح اوسکو زیر اطاعت کرلیا' ایک اور مسلمان امیر " عمر " صوبہ لجب کي تسخیر کا عازم ہوا - حطي وہاں اپني ٹڈي دل فوج لیے پڑا تھا' ایک شدید معرکہ پیش آیا' جسمیں خون کے سیلاب بہہ گئے اور ایک ایک مسلمان سپاہي نے مرکر جان دي !

[۱] حدیث ادبي ہے کہ خدا کو ڈھونڈھو تو اوسکو اپنے سامنے پاؤ گے !! (منہ)

میدان طرابلس و بلقان اور ایران میں جو کچھہ نظر آیا ٗ وہ ان لوگوں کیلیے بیشک عجیب ہے جو مسیحیت کے پانزدہ صد سالہ کار نامہ ہاے مظالم و سفاکي کي تاریخ سے ناآشنا ہیں - ممکن تھا کہ دنیا اس تاریخ کو بھلا دیتي ٗ مگر وہ خود بار بار دنیا میں اپنے ان کارناموں کا اعادہ کرتي ہے تاکہ دنیا اوسکي خونخواري و سبعیت صفتي کو فراموش نکرے - پس دنیا بھلاتي تو نہیں مگر مسیح کے اس قول کو یاد کرکے کہ " تو اپنے بھائي کو سات بار نہیں بلکہ ستر کے سات بار تک معاف کر " ہمیشہ معاف کردیتي ہے !

مسلمان سپاہي ایک ایک کرکے بے رحمي سے مار ڈالے گئے تھے - اب قساوت و شقاوت کي کون سي [illegible] تھي جو طے کرني تھي ؟ جان نہ تھي لیکن لاشوں کے [illegible] نصرانیوں نے وحشي درندوں کیطرح اپني تلواروں سے اونکو ٹکڑے ٹکڑے کردیا -

سلطان صبر الدین کو اسکے بعد ایک دوسرے معرکہ میں بھي شکست ہوئي ٗ غنیم قریب آگیا مگر سلطان پیچھے نہ ہٹا - قریب تھا کہ دشمن گھیر کر اوسکو ہاتھوں سے پکڑلیں لیکن وفادار گھوڑے نے ہمت کي ٗ دس ہاتھہ کي چوڑي ایک کھائي سامنے تھي - جست لگا کے اوس پار پہنچ گیا -

اس سلطان کا طرز حکومت ہر دلعزیز تھا - اس نے آٹھہ برس کي حکومت کے بعد سنہ ۸۲۵ کے حدود میں وفات پائي -

سلطان منصور سلطان صبر الدین کا بھائي اور سلطان سعد الدین کا بیٹا تھا ٗ سلطان منصور ایسے وقت میں تخت نشین ہوا جب دشمنوں سے جنگ چھڑي ہوئي تھي - سلطان نے (جدایہ) پر حملہ کیا ٗ جو حطي کا ایک دوسرا مقام حکومت تھا - حطي کا ایک رکن خاندان اسوقت یہیں مقیم تھا ٗ جنگ میں اہل حبشہ کو شکست ہوئي اور پادشاہ کا ایک رشتہ دار مسلمانوں کے ہاتھہ گرفتار ہوکر بہت سے ہمراہیوں کے ساتھہ مقتول ہوا -

۳۰ - ہزار اہل حبش بھاگ کر ایک کوھي قلعہ میں پناہ گزین ہوے - مسلمان دو مہینے سے زیادہ محاصرہ کیے پڑے رہے - اس اثنا میں جنگ کا سلسلہ روزانہ جاري رہا ٗ آخر قلعہ کي رسد ختم ہوگئي - اور اب وہ آخري دن آگیا جب عموماً فوج محاصرہ عمل محاصرہ اور انتظار فتح کے شدائد سے بے قابو ہوکر مجنون ہو جاتي ہے -

مسلمانوں کو بھي جوش غضب میں مجنون ہو جانا چاہیے تھا اور اونکو حق تھا کہ وہ ان سفاک دشمنوں سے ٗ جنہوں نے ان کے شہر ویران کیے ٗ اونکا ملک تباہ کیا ٗ اونکي عورتوں کو ذلیل اور اونکے بچوں کو غلام بنایا ٗ اونکي عبادتگاہیں منہدم کیں ٗ اونکے شہدا کي لاشوں کي بیحرمتي کي ٗ اور متعدد بار اونکے آخري سپاہي تک کو قتل کرنے میں دریغ نہ کیا ٗ وقت پاکر انتقام لیں ٗ اور خصوصاً اوسوقت ٗ جب ذلت سے خود انہوں نے ھي اپنے سر مسلمانوں کے پاؤں کے نیچے ڈالدیے ہوں -

لیکن اسلام کي تلوار ہمیشہ احکام الہیہ کے ماتحت رہي ہے ٗ وہ وہیں اٹھتي ہے جہاں خداے اسلام اوسکو اٹھاتا ہے ٗ اور وہیں رکھدي جاتي ہے جہاں اسلام کا خدا اوسے رکھدینے کا حکم دیتا ہے - مسلمانان حبشہ کو ایک طرف تو اپنے دشمنوں کے مظالم اور سفاکیوں کي تازہ داستانیں مجسم ہو ہوکر نظر آرہي تھیں ٗ دوسري طرف آیۂ کریمہ :

ان جنحوا للسلم فاجنح لہا و توکل علی اللہ انہ ہو السمیع العلیم ٗ و ان	اگر دشمن صلح کي طرف مائل ہوں تو تم بھي مائل ہوجاؤ - انکي شرارتوں سے نہ ڈرو ٗ خدا پر بھروسہ رکھو - وہ انکي

وثائق و حقائق

قصص القرآن

(۱)

قصص بني اسرائیل

بصائر و مواعظ ٗ نتائج و عبر

[illegible] اسرائیل ٗ ملک مصر ٗ فرعون ٗ سامري ٗ صنم طلائي ٗ ارض مقدس ٗ [illegible] جہاد ٗ مرعوبیت و عصیان بني اسرائیل ٗ ظہور غضب الہي ٗ چہل [illegible] سالہ گمراہي ٗ ندامت و استغفار -

توطیۂ سخن

سلسلۂ [illegible] (ع) میں دراصل صرف دو ہي صاحب شریعت [illegible] اسحاق میں خاندان بني اسرائیل کا اولو العزم پیغمبر ٗ جس نے فراعنۂ مصر کي شخصي حکمراني اور محکومي و غلامي سے اپني قوم کو نجات دلائي - دوسرا اسکے مورث اعلی خلیل اللہ (ع) کي مقدس دعا کا مقصود و مطلوب ٗ اور بني اسماعیل کا نبي امي ٗ جس نے نہ صرف اپنے خاندان ٗ اپني قوم اور اپنے وطن کو ٗ بلکہ تمام عالم انسانیۃ کو انساني حکمراني کي لعنت سے نجات دلائي : و ما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا (۲۳۳۴)

(مسیح ناصري) کا تذکرہ بیکار ہے - وہ شریعت موسوي کا ایک مصلح تھا پر خود کوئي صاحب شریعت نہ تھا - اسکي مثال ان مجددین ملۃ قدیمۂ اسلامیہ کي سي تھي ٗ جنکا حسب ارشاد صادق مصدوق ٗ تاریخ اسلام میں ہمیشہ ظہور ہوتا رہا - وہ کوئي شریعت نہیں لایا - اسکے پاس کوئي قانون نہ تھا - وہ خود بھي قانون عشرۂ موسویہ کا تابع تھا - اس نے خود تصریح کردي کہ " میں تورات کو منانے نہیں بلکہ پورا کرنے کیلیے آیا ہوں (یوحنا - ۱۳ : ۲۵) " اس نے کہا کہ " میرا مقصد صرف اسرائیل کے گھرانے کي گم شدہ بھیڑوں کي تلاش ہے " (۱۵ : ۱۹) اسي لیے اس نے اپني اصلاح کو صرف یہودیوں تک محدود رکھا ٗ اور غیر قوموں میں وعظ کرنے کي ممانعت کردي -

* * *

[بقیہ پہلے کالم کا]

یریدوا ان یخدعوک فان حسبک اللہ ٗ ہو الذي ایدک بنصرہ و بالمومنین (۸ - ۶۳ ٗ ۶۴)	شرارتوں کو خوب جانتا ہے - اگر وہ دھوکا دینگے ٗ تو خدا تمہارے لیے بس کرتا ہے ٗ جسنے اس سے پہلے اپني نصرت سے اور مومنوں کي جمعیت سے تمہاري مدد کي ہے !

کي صداے قدوسیت کانوں میں آرہي تھي - مسلمانوں نے عین اس جنون طیش وغضب کے عالم میں ٗ فرمان اسلام کے آگے سر جھکا دیا اور اپنے پیغمبر کے اوس اسوہ کو یاد کیا ٗ جب اوسنے کعبہ کي دیوار کے نیچے اپنے ستمگر اور جانستاں دشمنوں کو معاف کردیا تھا - سلطان نے عام اعلان کیا کہ جسکا جي چاہے مسلمانوں میں شامل ہو ٗ اور جو چاہے اپنے قبیلۂ و وطن کو واپس جاے ٗ کسي سے کچھہ تعرض نہوگا - اپنے شدید دشمنوں کے مقابلہ میں مسلمانوں کے اس رحمت و امن عام ٗ اور اس اسوۂ رحم و اخلاق کریمہ کو دیکھکر دس ہزار نصاری نے اسلام کي حلقہ بگوشي اور محمد الرسول اللہ کي غلامي کا اعلان کیا - صلی اللہ علیک یا صاحب الخلق العظیم !

پس دو هي شريعتيں هيں ' جو سلسلۂ ابراهيمي ميں آئيں ' اور دو هي تهے ' جنكو خدا نے اپنے قانون كا ايلچي بنايا -

يهي سبب هے كه جب خدا نے موسى (ع) سے كلام كيا ' اور اسكو شريعة الهيه كے ظهور آخري كي خبر دي تو كها :

" تيرا خدا تيرے ليے ' تيرے بهائيوں ميں سے تيرے مانند ايك نبي بهيجے گا - تو اسكو مانيو ! ميں اپنا كلام اسكے منهه ميں ڈالونگا - جو كچهه ميں اس سے كهونگا - وه ان سے كهديگا ! " (تورات - كتاب : ٥ - باب : ١٨)

اس ارشاد الهي ميں ظهور رسالة محمديه (على صاحبها الصلوة والتحية) كي خبر ديتے هوے وجود منتظر اقدس كي دو خصوصيتيں بيان كي گئيں :

(١) وه حضرة موسى كے مانند هوگا -

(٢) خدا كا كلام اسكے منهه ميں سے ظاهر هوگا ' اور جو كچهه خدا اس سے كهے گا ' وهي وه انسانوں كو سنائے گا -

قران كريم نے بهي ان دونوں خصائص نبوۂ محمديه كي طرف اشاره كيا -

دوسري خصوصيت كيليے سورة (والنجم) كے آغاز پر نظر ڈاليے ' جهاں فرمايا :

ما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى (٥٣ : ٤)	وه اپني خوشي اور راے سے كچهه نهيں كهتا - اسكے منهه سے جو كچهه نكلتا هے ' وه وهي هے جو اسپر وحي كيا جاتا هے -

پهلي خصوصيت كي سورة (مزمل) ميں تصريح كي :

انا ارسلنا اليكم رسولا شاهداً عليكم ' كما ارسلنا الى فرعون رسولا (٧٣ : ١٦)	هم نے تمهاري طرف ايك رسول بهيجا جو هدايت و ضلالت كا تم پر گواه هے - بالكل اسي طرح ' جيسا كه فرعون كي طرف حضرة موسى كو بهيجا تها -

غرضكه حضرة موسى سے حضرة داعي اسلام عليهما الصلوة والسلام كي مماثلت و مشابهت كو تورات اور قران ' دونوں نے بيان كيا هے -

* * *

جن لوگوں نے تورات كي اس بشارت بينه پر بحث كي هے ' انكے ليے هميشه يه ايك نهايت دلچسپ اور اهم سوال رها هے كه اس مماثلت كے اسباب و وجوه كيا هيں ؟ اور دونوں برگزيده رسولوں كے اعمال اور نتائج اعمال ميں وه كون كونسي مشابهتيں اور يكساں حالتيں هيں ' جنكي بنا پر لسان الله نے دونوں كو ايك دوسرے كا مثيل و مانند قرار ديا ؟

* * *

قران كريم كے قصص و مواعظ اور حكم و معارف كے متعلق " الهلال " كا جو انداز بحث و نظر هے ' اسكے لحاظ سے اس موضوع بحث ميں بهي بهت سے ملاحظات خاص هيں ' جنكو فرداً فرداً واضح كرنا هے - انشاء الله عنقريب " اسوۂ موسوي " كے عنوان سے ايك سلسلۂ مقالات شروع كيا جائے گا ' اور اسي كے ضمن ميں يه بحث عظيم و مفيد بهي پيشكش ارباب ذوق و نظر هوگي : وما توفيقي الا بالله -

قران كريم نے اپنے قصص و مواعظ ميں سب سے زياده حضرة موسى اور بني اسرائيل كا كيوں ذكر كيا ؟ اپنے نعمائم كے اعلان اور ابتلاۓ تعذيب كے اظهار ' دونوں كيليے زياده تر بني اسرائيل هي كے تذكره كو كيوں منتخب فرمايا ؟ انقلاب و حوادث كي تعبير و تمثيل كيليے دنيا كي اور بهت سي قوميں موجود تهيں ' ان سب ميں سے صرف ايك يهي قوم كيوں هر موقعه پر پيش كي گئي ؟

يه نهايت اهم سوالات هيں اور تفسير كلام الله كے ضروري اجزا جنكا جواب انشاء الله اسي مضمون سے ملے گا -

ليكن اس سلسلے كے اطراف بحث ميں سے ايك بحث خا قوم بني اسرائيل اور امۃ مرحومۂ محمديه كي باهمي مماثلت و مشابهت بهي هے ' اور يه بهي دراصل اسي مماثلة اولى ، متفرع هے - وقت اور حالات كا اقتضا هے كه كم از كم آج ايك سر سري اور غير مرتب نظر صرف اس ٹكڑے پر ڈال ليں كه مستقبل كي فرصتوں پر (جس كي اميد هے مگر جس پر اختيار نهيں) كس كس ارادے كو ملتوي ركهيں گے ؟

سب سے پہلے ان آيات كريمه پر ايك نظر ڈال ليجيے ' جنكي طرف آگے چلكر هم كو اشاره كرنا هے :

حملنا اوزاراً من زينة القوم فقذفناها فكذلك القى السامري ' فاخرج لهم عجلا جسدا له خوار ' فقالوا هذا الهكم واله موسى (٢٠ : ٩٠)	اے موسى ! مصر سے هم لوگوں كے سونے چاندي كے زيور لے آئے تهے ' يهاں هم نے انكو ركها ' اور اسي طرح سامري نے بهي ركها ' سامري نے ان زيوروں كو گلا كر ايك گوساله كي شكل كا بت بنايا ' جسميں آواز بهي تهي ' لوگ پكارے كه يهي تم لوگوں كا اور موسي كا خدا هے ' پهر -
وقد قال لهم هارون من قبل يقوم انما فتنتم به ' وان ربكم الرحمن ' فاتبعوني واطيعوا امري ' قالوا لن نبرح عليه عاكفين (٢٠ : ٩٣)	هارون نے كها : لوگو ! تم ايك فتنه ميں مبتلا هوگئے هو ' تمهارا خدا تو بس وهي هے نهايت رحمت والا ' كهاں جاتے هو ' آو ' ميرے پيچهے چلو ' ميري بات مانو ' ان گمراهوں نے كها ' هم اپنے اس طلائي خدا كو چهوڑ نهيں سكتے اور هم تو آخر تك اسي كے سامنے معتكف رهينگے -

---

واذ قال موسى لقومه يقوم اذكروا نعمة الله عليكم ' اذ جعل فيكم انبياء وجعلكم ملوكا وآتكم مالم يؤت احدا من العلمين '	موسى نے اپني قوم سے كها : اے ميري قوم ! خدا كي نعمتوں كو ايك ايك كركے ياد كر ' اوسنے تجهكو حكومتيں ديں اور پادشاهياں بخشيں ' اور جو تجهكو ديا وه دنيا ميں كسيكو نهيں ديا '
يقوم ادخلوا الارض المقدسة التى كتب الله لكم ولا ترتدوا على ادباركم فتنقلبوا خاسرين '	اے ميري قوم ! ميري بات سن اور ارض مقدس ميں جسكو خدا تيرے حصه ميں لكهه چكا هے ' چل اور داخل هو ' اور پشت نه پهير ' كه خسران و نقصان ميں گرفتار هو جائيگي -
قالوا يموسى ان فيها قوما جبارين ' وانا لن ندخلها حتى يخرجوا منها فان يخرجوا منها فانا داخلون '	ليكن گنهگار قوم نے سرتابي كي اور كها كه اے موسى ! اوسپر تو ايك جبار و قوي قوم قابض هے - هم تو وهاں اوس وقت تك نهيں جائينگے جب تك كه خود وه نه نكل جائيں ' اگر وه اوس سرزمين كو چهوڑ كر نكل گئے تو پهر همكو وهاں جانے ميں كوئي عذر نهوگا -
قال رجلان من الذين يخافون انعم الله عليهما ادخلوا عليهم الباب فاذا دخلتموه فانكم غالبون وعلى الله فتوكلوا ان كنتم مومنين '	اس پر خدا كي نعمتوں سے بهره مند انسانوں نے كها كه ڈرو نهيں اور نه خدا كے وعده كو جهٹلاؤ - شهر كے دروازے ميں چل كر داخل هو جاو ' فتح تمهيں كو هوگي ' خدا پر بهروسه ركهو ' اگر تم ميں كچهه بهي ايمان هے -
قالوا يموسى انا لن ندخلها ابداً ما داموا فيها فاذهب انت وربك فقاتلا '	

انا ههنا قاعدون ' قال رب انی لا املك الا نفسی واخي ' فافرق بيننا و بين القوم الفاسقين ' قال فانها محرمة عليهم اربعين سنة ' يتيهون فی الارض ' فلا تاس علی قوم الفاسقين (۵: ۲۳ ' ۳۹)	وہ بولے ' اے موسی ! ہم تو اس قوت والی قوم سے لڑنے نہیں جائینگے اور نہ اوس سرزمین میں داخل ہونگے - تم جو کہہ رہے ہو ' اور تمہارا خدا جو حکم دے رہا ہے ' تو تم ہی دونوں جاؤ اور لڑو ' ہم تو یہاں بیٹھے ہیں - موسی نے جناب الہی میں عرض کی ' خدایا ! میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر زور نہیں رکھتا ' ہم میں اور اس گنہگار قوم میں تفریق کردے -

خدا اس قوم کی سرکشی سے غضبناک ہوا ' اور اسنے کہا کہ وہ پاک زمین ' چالیس برس تک ان پر حرام رہیگی ' وہ زمین میں سرگردان و پریشان بھٹکتے پھریں گے - اے موسی ! ان گنہگاروں کا کچھ غم نہ کھانا -

و ادخلو الباب سجداً و قولوا حطة نغفر لكم خطاياكم و سنزيد المحسنين ' (۲ - ۵۵)	دیکھو ' ارض مقدس کے دروازے میں جھک کر داخل ہو اور کہو کہ خدا ہمارے گناہ کا غبار جھاڑ دے ' تب ہم تمہارے گناہ بخشدینگے اور نیکوں کے درجہ کو بڑھائینگے -

نبوت محمدیہ کی حقیقت و ثبوت کیلیے سینکڑوں دلائل ' معجزات اور براہین و آیات ہیں ' جو سوا تیرہ سو برس ہوے ' مکہ میں کفار قریش کے سامنے ظاہر ہوے - اہل بصیرت نے اونکو دیکھا اور قبول کیا - لیکن ایک معجزۂ محمدیہ ہے ' جو کسی زمانہ کے ساتھہ متعین نہیں ' کسی آبادی میں محدود نہیں ' اور ناظرین و مشاہدین خاص سے مخصوص نہیں - اوسکو دنیا دیکھتی ہے اور قبول کرتی ہے -

وہ معجزہ ' امت مرحومہ کے حالات و حوادث کا اظہار اور اوسکے ہر زمانہ کے دور و تغیر و انقلاب کا بیان ہے - اوسنے ہمکو جس ظہور فتح کی بشارت دی ' ہم نے اوسکو پایا - اوسنے ہمکو جن حالات و حوادث کی اطلاع دی ' ہم نے اونکو دیکھا - اوسنے ہمکو جن فتن و مصائب کی خبر دی ' ہم نے اونکا مشاہدہ کیا - آخر میں اوسنے ہم سے کہا :

لتتبعن سنة من كان قبلكم (ای اليهود) باعاً بباع و ذراعاً بذراع و شبراً بشبر حتی لو دخلوا فی جحر ضب لدخلتم فيه	تم سے پہلے جو قوم تھی (یعنی یہودی) تمہاری حالت بھی بالکل اون ہی جیسی ہوگی - ایک گز ' ایک ہاتھہ ' اور ایک بالشت کا بھی فرق نہوگا ' یہاں تک کہ اگر وہ سوراخ میں گھسے ہونگے ' تو تم بھی گھسوگے -

جسطرح بنی اسرائیل کا باپ یعقوب اپنے گھرانے کو لیکر ارض کنعان سے مصر آیا ' جہاں اوسنے خیر و برکت اور حکومت و قوت پائی ' اوسی طرح ہمکو بھی ہمارے بزرگ ارض عرب سے لیکر تمام اطراف عالم میں پھیلے - ہم نے جدھر رخ کیا ' خیر و برکت اور حکومت و قوت کی نعمتیں اپنے ساتھہ پائیں - حضرت یوسف نے عزیز مصر سے کہا تھا کہ " اجعلني علی خزائن الارض (۱۲ - ۵۵) " مجھکو زمین کی خزینہ داری پر متعین کر دیجیے " لیکن ہمارے سامنے خود زمین نے اپنے خزانے اگل دیے اور پکاری کہ مجھکو قبول کرلو !

بنی اسرائیل ایک مدت تک مصر کی سرزمین میں عزت و وقار کی زندگی بسر کرتے رہے ' تا آنکہ فرعون مصر نے اونکے عہدے توڑ دیے ' اونکے مناصب چھین لیے ' اونکے عزیز فرزندوں کا خون بہایا ' اور اونکی عورتوں کو ذلت کی زندگی جینے کیلیے زندہ رکھا -

ہم بھی جس سرزمین میں گئے ' ایک مدت تک عزت و وقار کی زندگی بسر کرتے رہے ' تا آنکہ فراعنۂ عصر نے ہمکو ہماری شہنشاہیوں سے معزول کر دیا ' ہمارے عزت و جلال کے تخت کو الٹ دیا ' ہمارے بھائیوں اور فرزندوں کا خون بہایا - کبھی گرم ریگستانوں میں ' کبھی سنگلاخ زمینوں میں ' کبھی آباد شہروں میں اور کبھی کسی مقدس عمارت کی دیوار کے نیچے ! ! ہماری عورتیں بھی مردوں کے بعد زندہ رہیں کہ ذلت و نکبت قومی کے تماشے دیکھیں - بنی اسرائیل کا فرعون ایک تھا ' جو افریقہ کے ایک گوشہ میں صرف " الیس لي ملک مصر ؟ " پر مغرور تھا ' لیکن ہمارے سامنے فراعنۂ زمانہ کی ایک جماعت ہے ' جسکا فرعون اکبر صرف " الیس لي ملک مصر " (کیا میرے قبضہ میں ملک مصر نہیں ہے !) ہی پر مغرور نہیں ہے ' بلکہ " الیس لي العالم کلہ ؟ " (کیا تمام دنیا میرے لیے نہیں ہے ؟) کا مدعی ہے ! !

خدا نے اس وقت بنی اسرائیل میں حضرۃ موسی کو کھڑا کیا جنھوں نے فرعون کی غلامی سے بنی اسرائیل کو نجات دلائی ' اور فرعون کو اوسکے نوکروں اور رتھوں کے ساتھہ اوس بحر احمر میں ڈبو دیا ' جو بہتے ہوے پانی کی ایک خلیج ہے -

ہم میں بھی ہر دور فرعونیت میں نئے نئے موسی اٹھے - جنہوں نے ہمکو فرعونوں سے نجات دلائی اور اونکو اونکے سامانوں کے ساتھہ اوس " بحر احمر " میں ڈبو دیا ' جو بہتے ہوے خونوں کا حقیقۃً ایک سرخ دریا تھا !

عبور بحر احمر کے بعد بنی اسرائیل میں (سامری) پیدا ہوا جسنے بنی اسرائیل کو دین موسوی سے بیزار کیا ' اونکی جمعیت سیاسیہ کو منتشر کردیا ' سونے چاندی کے زیوروں کو بزور سحر گائے کی صورت میں ڈھال کر خدا بنایا ' آستانۂ الہی سے مغرور ہو کو اپنا اور اوس اسرائیل کے گھرانے کا سر بتوں کے آگے جھکایا ' جسکو کہا گیا تھا :

" سن اے اسرائیل ! ! خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے " (۱)

" اور تو (بتوں) کے آگے خم مت ہو جیو ' نہ اونکی بندگی کیجیو اسلیے کہ میں خداوند تیرا خدا غیور ہوں " (۲)

مسلمانوں کے بھی ہر دور موسوی میں خود اونکی قوم سے " سامری " اٹھے جنھوں نے حق کے ابطال اور باطل کے احقاق کی کوشش کی - اسلامی ممالک کے دیگر اقطاع و جوانب سے قطع نظر کیجیے ! خود اس ہندوستان میں بھی ایک " سامری " اٹھا ' جسنے اپنی جاہ و عزت کے جادو سے مسلمانوں کو عجیب و غریب کرتب دکھائے - اوسنے ملت بیضاء کی تحقیر کی ' قلوب کو مذہب سے بیزار کیا ' مسلمانوں کی جمعیت سیاسی کو منتشر کیا ' اور خدا سے مغرور ہوکے اصنام حیوانیہ کے آگے ' نہیں بلکہ " انسانی بتوں " کے سامنے اپنا اور تمام قوم کا " سر " جھکا دیا ' اور اوس خلیل کے فرزندوں کو بت پرستی کی دعوت دی ' جسنے کہا تھا :

بل ربكم رب السموات والارض الذي فطرهن (۲۱ - ۵۷)	تمہارا خدا وہ ہے ' جو آسمان و زمین کا خدا اور اونکا خالق ہے !

اور کہا :

وما هذه التماثيل التي انتم لها عاكفون ؟ (۲۱ — ۵۳)	یہ کیسے بت ہیں جن پر تم جمے بیٹھے ہو ؟

وہ خدا کی عجائب قدرت کا منکر تھا ' لیکن " انسانی خداؤں " کی قدرت و استیلاء سے مرعوب تھا - وہ گو ملکوت صفت انسانوں کے خوارق عادات ' اور دلائل معجزات کا قائل نہ تھا ' لیکن وہ خود شیاطین انس کے " عمل زیر لبی " کا معمول ' اور " سحر خوش لقبی " سے مسحور تھا - اوسنے سونے چاندی کے سکوں سے تبدیل

(۱) استثنا ۶ - ۴ [۲ خروج ۲۰ - ۵]

کیمیاوی کرکے ایک " صنم خاکی " بنایا ' جس سے صداے باطل پرستی اٹھتی تھی ' اور پھر کہا :

ھذا الھکم و الہ موسی (٢٠ - ٩٠)

دیکھو ' تمھارا اور موسی کا خدا یہہ ہے !

اس دور فرعونیت و سامریت ھند کے ھارون نے گو سمجھا یا -

یاقوم ! انما فتنتم بہ ' وان ربکم الرحمان ' فاتبعونی ' واطیعوا امری (٢٠ - ٩٢)

لوگو ! تم فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہو ' تمھارا خدا تو وہی رحمت والا خدا ہے ' میرے پیچھے چلو ' اور میری بات مانو !

لیکن " فرعون " سے ڈرنے والوں ' " سامری " کے پیرو کاروں ' اور " صنم خاکی " کے پرستاروں نے جواب دیا :

لن نبرح علیہ عاکفین (٢٠ - ٩٣)

ہم تو کبھی اس خداے مجسم کو نہیں چھوڑینگے !!

جب بنی اسرائیل آگے بڑھے اور خدانے انکو " نور علم و ھدایت " سے سرفراز کیا ' اور خود انھوں نے " گذشتہ " پر ندامت ظاہر کی تو اس عہد کے موسی صفت انسانوں نے کہا :

یقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم ملوکا و آتاکم ما لم یؤت احدا من العلمین - یقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم ' ولاترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خاسرین (٥ : ٢٤)

لوگو ! خدا کی نعمتوں کو یاد کرو ! اوسنے تمکو حکومتیں دیں اور شہنشاہیاں بخشیں ' اور پھر تمکو ایمان کی وہ قوت دی ہے جو دنیا میں کسی کو نہیں دی ' لوگو ! آؤ ' اوس ارض مقدس میں داخل ہوں جسکو خدا نے تمھارے حصہ میں لکھا ' پشت نہ پھیرو ورنہ خسران و نقصان اٹھاؤگے -

جو لوگ کہ " فرعون " کی جاہ و حشمت سے مرعوب اور " عمالقہ " کی قوت و استیلا سے دہشت زدہ تھے ' وہ بولے :

یا موسی ان فیھا قوما جبارین ' و انا لن ندخلھا حتی یخرجوا منھا ' فان یخرجوا منھا ' فانا داخلون (٥ - ٢٥)

اے موسی اوس سرزمین پر آج ایک جابر و قاہر قوم قابض ہے ' جب تک وہ خود اوسکو چھوڑ کر نہ نکل جائے ہم تو اوس سرزمین میں قدم نہ رکھینگے

ان " اسرائیلیان زمانہ " کی نادانی کتنی عجیب اور اونکی ناحقیقت شناسی کتنی درد انگیز ہے جو ایک " جبار و قہار قوم " کی سطوت و قہر سے خوفزدہ ہوئے ؟ اور پھر عجیب تر اور درد انگیز تر یہ کہ اوسنے کہا : " ہم ارض مقدس میں اوسوقت داخل ہونگے ' جب دشمن خود اسکو ہمارے لیے خالی کر دینگے "

نادانو ! غور کرو ! یہ " قاہر و جابر قوم " خود " ارض مقدس " میں کسطرح داخل ہوئی ؟ کیا اوسکے دشمنوں نے شہر اوسکے لیے خود خالی کر دیا ' جیسا کہ تم انسے امید رکھتے ہو ؟ یا خود اوسنے اون سے خالی کرلیا ' جیسا کہ در حقیقت ہوا ؟

ادخلوا علیھم الباب فاذا دخلتموہ فانکم غالبون و علی اللہ فتوکلوا ان کنتم مومنین (٥ : ٢٦)

چلو ' شہر کے دروازے میں داخل ہو جاؤ ' اور جب وہاں داخل ہو جاؤگے تو تم ہی فتحمند و غالب رہوگے - اونکی قوت و ساز و سامان کی پروا نکرو - خدا پر بھروسہ رکھو ' اگر تم میں ذرا بھی ایمان ہے -

" اسرائیلی " جو اپنے سینوں میں خوف زدہ قلوب رکھتے تھے ' اور قلوب میں قنوط و یاس کے سبب سے شرک و کفر کی سیاہی و ظلمت تھی ' ڈرے کہ " قوم جبار " جو اون سے ظاہری ساز و سامان میں زیادہ ہے انکو پامال نہ کردے - اونھوں نے صاف کہا :

انا لن ندخلھا ابدا ' ما داموا فیھا ' فاذھب انت و ربک فقاتلا ' انا ھھنا قاعدون (٥ - ٢٧)

ہم ہرگز ہرگز اوسوقت تک اوس پر قبضہ کرنے نجائیں گے ' جب تک کہ یہ قوت والی قوم وہاں موجود ہے ' تم جو کہہ رہے ہو اور تمھارا خدا جو حکم دے رہا ہے ' تو بس یہی دونوں لڑنے کیلیے جائیں ' ہم تو بس یہاں بیٹھے ہیں -

لیکن اے یہود کی زندگی جینے والو ! جب اوس " ارض مقدس " کو ' جہاں دودہ اور شہد بہتا ہے ' اور جسے ابراھیم و اسماعیل اور اسحاق کے خدا نے تمھارے باپ دادوں کو دیا تھا - اس " قہار و جبار قوم " نے پامال کر دیا ہے ' اور تمھاری وراثت تم سے چھین لی ہے ' تو اب کس پامالی سے ڈرتے ہو ؟ اور اب کون سی وراثت باقی رہگئی ہے ' جس کے مالک بننے کی امید کرتے ہو ؟

اس عہد کے موسی نے یہہ کہا ' پر اونکا دل نرم نہوا اور نہ " ارض مقدس " پر اپنی جانوں کی قربانیاں چڑھانی گوارا کی کہ اونکے گناہوں کا کفارہ ہوتا ' بلکہ اونھوں نے اسکو جھٹلایا کہ " خدا جباروں سے لڑنے کا حکم دیتا ہے " - یہہ دیکھکر صالحین و مومنین نے دعا کے لیے ہاتھہ اٹھاے :

رب انی لا املک الا نفسی و اخی فافرق بیننا و بین القوم الفاسقین (٥ - ٢٨)

خدایا ! میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی اور پر زور نہیں رکھتا ' ان گنہگاروں میں اور ہم میں تفریق کردے -

خدانے سنا اور مومنین و فاسقین میں امتیاز کیا ' اور وہ نور امتیاز اپنے مخلصین کو بھی بخشا ' جس سے اونھوں نے اون فاسقین کو پہچانا ' جنھوں نے اپنے پکارنے والوں کی آواز نہیں سنی تھی - خدا کا کلام اون تک پہونچا لیکن اونھوں نے صاف کہا : " سمعنا و عصینا (٢ - ٨٧) " ہم سنتے ہیں اور نہیں مانتے ! " و اشربوا فی قلوبھم العجل بکفرھم (٢ - ٨٧) " اوس صنم نقرئی و طلائی کی محبت اونکے کفر کے سبب اونکی رگ رگ میں سما گئی -

تب خدا کا غضب اس قوم پر بھڑکا ' اور اوسنے کہا :

فانھا محرمۃ علیھم اربعین سنۃ ' یتیھون فی الارض فلا تاس علی القوم الفاسقین (٥ - ٢٩)

اوس " ارض مقدس " میں داخل ہونا اب چالیس برس تک تمھارے لیے حرام کردیا گیا - سرگرداں و پریشان ملک میں پھرتے رہو ! اے موسی ! ان گنہگاروں کا تم کچھہ غم نہ کھانا -

لیکن اے خدا ! جن پر چالیس برس تک تیرا غضب بھڑکا وہ اپنی سزا کو پہونچ چکے ' اور اب وہ اپنی " چہل سالہ گمراہی " کے بعد تیری طرف جھکے ہیں ' اور جیسا تونے حکم دیا تھا ' کہ :

ادخلوا الباب سجدا (٢ - ٥٥)

ارض مقدس کے دروازے میں خدا کے سامنے جھکتے ہوئے داخل ہو جاؤ -

اب وہ صداقت و حریت کے اس دروازے میں داخل ہونا چاہتے ہیں تاکہ " ارض مقدس " کو " جباروں " کی نجاست سے پاک کریں ' اور جیسا کہ تونے کہنے کیلیے کہا تھا :

حطۃ (٢ - ٥٥) خدایا ! ہمارے گناہ جھاڑ دے -

اب وہ کہتے ہیں کہ " ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا " پس اپنا وہ وعدہ پورا کر ' جو تونے کیا تھا کہ :

نغفر لکم خطایاکم و سنزید المحسنین (٢ - ٥٥)

ہم تمھارے گناہ بخشدینگے اور نیکوں کے مراتب و مدارج بڑھا دیں گے -

ادبیات

کفران نعمت

رجد و منع بادہ ! صوفي ! این چه کافر نعمتي ست ؟

منکر مے بودن و همرنگ مستاں زیستن ؟

معترض هیں مجهپہ میرے مهربانان قدیم * جرم یه هے : میں نے کیوں چهوڑا وہ آئین کہن ؟
میں نے کیوں لکہے مضامین سیاست پے به پے ؟ * کیوں نه کي تقلید طرز رهنمایان زمن ؟
کانگرس سے مجهکو اظهار براءت کیوں نہیں ؟ * کیوں حقوق ملک میں هوں هندؤں کا هم سخن ؟

* * *

خیر میں تو شامت اعمال سے جو هوں سو هوں * آپ تو فرمایئے کیوں آپ نے بدلا چلن ؟
آپ نے شملہ میں جاکر کي تهي جو کچهہ گفتگو * ما حصل اسکا فقط یہ تها پس از تمهید فن :
" سعي بازو سے ملیں جب هندؤں کو کچهہ حقوق * اس میں کچهہ حصه ملے هم کو بهي بهر پنجتن
یعنے جاکر شیر جب جنگل سے کر لائے شکار * لومڑي پہنچے که کچهہ مجهکو بهي اے سرکار من ! "

* * *

لیکن اب تو آپ کي بهي کهلتي جاتي هے زباں * آپ بهي اب تو اُڑاتے هیں وهي طرز سخن
اب تو مسلم لیگ کو بهی خواب آتے هیں نظر * اب تو هے کچهہ اور طرز نغمۂ مرغ چمن
" ملک پر اپني حکومت " چاهتے هیں آپ بهي * تها یهي تو منتہاي فکر یاران وطن ؟
آپ نے بهي اب تو نصب العین رکها هے وهي * کانگرس کا ابتدا سے هے جو موضوع سخن
آپ بهي تو جادۂ (سید) سے اب هیں منحرف * اب تو اوراق وفا پر آپ کے بهي هے شکن !

* * *

جب یه حالت هے تو پهر هم پر هے کیوں خشم و عتاب ؟ * " منکر مے بودن و همرنگ مستان زیستن " ؟ ؟

فکاهات

مسجد کانپور کا وفد اور سر جیمس مستن کا جواب

کردم و شد !

حضرت لاٹ (۱) بفرمود که " فرمان فرمانے * نیست ممکن که دگر بگذرد از گفتۂ خود "
صدر اعظم ، به سوئے قسمت بنگالۂ شرق * نگہے کرد و بفرمود که " من کردم و شد ".

شیر برطانیه اور گربۂ حریت

جناب لاٹ (۱) از فرمودۂ خود بر نمیگردد * که تمکین حکومت را سیاست بیشتر باید
ولے در قسمت بنگاله این اندیشه مي بایست * که " گربه کشتن اول روز مي باید اگر باید "

(شبلي نعماني)

(۱) یعني هز انر سر جیمس مستن

مراسلات

حزب الله

قابل توجه جميع اخوان ملت .

و پرستاران دين قويم

[از جناب خواجه حسن صرفاني]

الهلال كي گذشته اشاعتوں ميں مسئلۂ تلاش مقصود پر كافي روشني ڈالي گئي هے جو لا ريب اسوقت مسلمانوں كا اهم ترين فرض هے - يه جوش جو قدرةً پيدا هوگيا هے ' بيجا نه صرف هوجائے - مولانا (يعني اڈيٹر الهلال) تحرير فرماتے هيں كه ميںنے مختلف اسكيميں لكهنے اور چاك كرنے كے بعد راه مقصود كا راسته پاليا هے ' جس پر چلنے سے مسلماں يقيني شاهد مقصود سے همكنار هوسكينگے - الهلال ميں اب تك جو كچهه لكهاگيا ' وه اس اهم ترين اراده كے كتاب كي تمهيد تهي - اس باره ميں مولانا نے پيش خود جو تفكر كيا هے ' اسكے اظهار كا شايد يه طريقه رها هے كه پہلے مسلمانوں كا شوق اور انكي صلاحيت دريافت كرليں ' پهر اسي مناسبت سے بتدريج اس ترقي و تنزل كے راز كو آشكارا كرتے رهيں - اس سے ضمناً ايك مقصود يه بهي هو سكتا هے كه مولانا كو اپنا اعتبار معلوم كرنا هے كه مسلمانوں كے دلميں انكي جانكاهيوں كا كهانتك اثر هوا هے ؟ اس سے يه بهي ظاهر هوجائيگا كه في الحال مسلمانوں ميں كام كرنے كي كهانتك قابليت هے' اور جو تحريك شروع كيجانے والي هے وه قبل از وقت تو نهيں ؟

جنگ طرابلس ايك مبارك جنگ تهي ' جسنے مسلمانوں كے مرده مجسمه ميں ازسر نو روح حيات پهونكدي ' اور واقعي ايك حيرت انگيز ولوله اس قسم كا پيدا كرديا هے كه مسلمان اپنے زندگي كا ثبوت دينے كيليے (مدتوں كے بعد) مستعد و آماده نظر آرهے هيں - اللهم زد فزد - اس احساس كو قائم ركهنے ميں ديگر مصائب و آلام نے بهي بهت مدد دي - مثلاً مظالم بلقان - صلح كانفرنس لندن - واقعه مسجد كانپور وغيرهم - جهاں يه سب كچهه هے ' شهر خموشان اسلام ميں زندگي كي چهل پهل شروع هوگئي هے اور ماتم خانوں ميں ماتم رفتگان كے ساتهه ساتهه بيماروں كے علاج معالجه كي بهي فكر و دوش بدوش هے ' وهاں مصيبت يه هے كه مسلمانوں كو كسي پر بهروسه نهيں رها ' اور ايك عالم گير بد اعتقادي پهيل گئي هے - آخر اعتبار كب تك ' اور كهاں تك ؟ كوئي حد بهي هے ؟ اس زمانه ميں جبكه تهذيب و آزادي كي موسلا دهار بارش هو رهي تهي' اور اكناف عالم ميں هر طرف حريت و ترقي كي طوفان آفريں آندهياں بڑے زور شور سے چل رهي تهيں ' اور جبكه هر بوالهوس كا شعار حسن پرستي تها ؛ دنيا كي وحشي سے وحشي اور ذليل سے ذليل قوموں نے ميدان ترقي و تهذيب ميں گوئے سبقت ليجانا چاها اور بالآخر ليگئيں -

مسلمانوں نے بهي اپنے تئيں پيش كيا ' مگر اپني قوت بازو پر نهيں - اپنے جاه پسند ' نمائشي ' مفسد ليڈروںكي قوت پر - سواري سامنے طيار تهي - مسلمانوں نے ليڈروں كے سهارے اس پر چڑهنا چاها ' حالانكه اگر چاهتے تو خود سوار هوسكتے تهے - پهر ليڈروں نے كيا كيا ؟ بجاے اسكے كه انكا هاتهه پكڑ كے سوار كرا ديتے ' انكو ظالمانه و بے رحمانه ايك دهكا ديديا ' جس سے وه گرے اور گرنے كے ساتهه هي قعر مذلت كي اس فضاے تيرو تار ميں پهونچگئے ' جهاں سے اب چاليس برس كے بعد نكلنا بهي چاهتے هيں تو نهيں نكل سكتے خوف هے كه كهيں پهر اس سے زياده زور كے ساتهه نه دهكيل ديے جائيں - كچهه مظلوموںكي اعانت كرنے والے هاتهه هيں' اور كچهه خوش قسمت ايسے بهي هيں جنكے دلونميں درد ملت هے' مگر هجوم ياس اور شدت بے اعتباري كا برا هو' جس نے قوت تميز و فيصله كے استيصال ميں كوئي كسر اٹها نه ركهي ' اور اس ليے اس جنبش ميں ايك ناگوار سا سكون پيدا هوگيا هے - اس خلاف اميد اور ناگهاني چوٹ سے مسلمانوں كے هاتهه پاؤں ميں اتني سكت هي باقي نه رهي كه وه اكبارگي اپنے بل پر كهڑے هو سكيں - لامحاله كسيكا هاتهه پكڑ كر چلينگے - گذشته ليڈروں نے مسلمانوں كے يقين و اعتماد كو اگر متزلزل كر ديا تها تو موجوده مصلحان قوم كي سيماب وشي نے رهي سهي آس بهي توڑ دي - ندوه كا واقعه اسپر شاهد هے - كون كهه سكتا تها كه علامه شبلي جيسے سخت كريكٹر كے آدمي مضمون جهاد كے بارے ميں ايسي غلطي كرينگے ؟

هم نهايت آرزو مند هيں كه علامۂ موصوف ان تمام اعتراضات كو جو اخبارات ميں شائع هوئے هيں' ديكهتے' اور تمام الزامات سے اپني پوري بريت كر ديتے - هم دن كورات مان لينے كے ليے طيار هيں مگر اس قحط الرجال ميں ايك ايسے فرد فريد بزرگ قوم كو هاتهه سے كهوتے هوے همارا دل دكهتا هے - يه ايك علحده مستقل مبحث هے جسپر آينده كبهي خيالات كا اظهار كيا جائيگا - يهاں زياده موقع نهيں -

مولانا (يعني اڈيٹر الهلال) نهايت متفكر هيں كه انكو كام كرنے والے نهيں ملتے (مگر خدا كا شكر هے كه اس سے انكے پاۓ ثبات كو ذرا بهي لغزش نه هوئي اور انكا دست حق نما برابر روز افزوں تيزي كے ساتهه مصروف كار هے) ميں سر بگريباں هوں كه كام لينے والے كهاں هيں ؟ حالت يه هے كه كسي ايك تحريك پر بهي دو رائيں متفق نهيں هوتيں - ضرورت اسكي هے كه تمام چهوٹے بڑے موتي ايك هي رشته ميں پروے جائيں - اسوقت اس هاركي قيمت نظروں ميں جچيگي -

پس جنكے دلوں ميں اسلام كا درد هے اور جنكے دماغ كوئي مفيد بات سونچ سكتے هيں ' ان كو چاهيے كه وه سب ايك جگه باقاعده جمع هوكر مبادله خيالات كے بعد اس كام كو سب سے پہلے شروع كريں' جسكي ضرورت سب سے زياده هو - ورنه اس هماهمي اور محشرستان تجاويز ميں كسي ايك تحريك كا كامياب هونا معلوم -

اس متفقه پاليسي كا ايك آرگن بهي هو جسميں هر شروع هونے والي تحريك مع اپنے فوائد و مضار كے درج هواكرے جسپر تمام اسلامي اخبارات ناقدانه نظر ڈاليں اور پهر بعد اظهار راے و بحث

و مباحثہ اسکا نفاذ ہو - اگر ممکن ہو تو یہ اخبار مفت تقسیم کیا جائے ورنہ قیمت اتنی کم رکھی جائے کہ غریب سے غریب شخص کو بھی اس کی خریداری گراں نہ گذرے اور کوئی تکلیف نہ ہو - اڈیٹر ایسا شخص منتخب ہو جو سہل ترین عبارت میں بڑے بڑے نکتے لکھہ سکے اور سمجھا سکے - نہایت ضروری ہے کہ ہر مسلمان اس ہنگامۂ رستخیز میں ایک باقاعدہ سپاہی بنجائے - اردوے معلی علیگڈہ کی ضمانت کا آج کل چندہ ہو رہا ہے - مناسب ہے کہ وہی اس صورت میں تبدیل کر دیا جائے ' اور اردوے معلی ابکے جاری ہو تو جمہور مسلمانان ہند کا آرگن ہو - مشہور پولٹیکل مجاہد سید فضل الحسن حسرت موہانی اردو علم ادب میں جو دست گاہ رکھتے ہیں ' پڑھے لکھے حضرات اس سے ناآشنا نہیں - الہلال کے اکثر مضامین بہ سبب اسکی بلاغت اور عالمانہ انداز کے اکثر ایسے ادمیوں کے سمجھنے سے رہ جاتے ہیں جنمیں بے شبہ کام کرنے کی قابلیت ہم سے زیادہ ہے اور جو توپ کے سامنے اس سے زیادہ اچھی طرح جانے کے لیے طیار ہیں ' جیسے کہ ہم کسی بغایت نظر فریب و دل آویز تماشہ کی طرف !

الہلال کے مضامین شروع سے آخر تک دیکھنے کے بعد یہ یقین ہوگیا ہے کہ مولانا جو کچھہ کررہے ہیں اس سے صرف مسلمانوں کی فلاح و بہبودی اور تجدید حیات ملی ہی مقصود ہے - نظر برین کون شخص اسکی مخالفت کرسکتا ہے ؟ مولانا کو جس تجویز کیلیے اسقدر اہتمام مد نظر ہے ' وہ مسلمانوں کے لیے انتہا سے زیادہ مفید ہوگی ؟ ہاں مولانا تو سب کچھہ کرتے ہیں مگر سوال یہ ہے کہ اس ملت پرستانہ سرفروشی میں ہماری طرف سے بھی جاں بازی کا کوئی ثبوت بہم پہونچ سکتا ہے یا نہیں ؟ ہم بھی کچھہ کر سکتے ہیں یا نہیں ! محض الہلال کی صداقت شعاری' راست بیانی ' انشا پردازی' جرأت و ازادی ' علم و کمال ' اور لکھائی چھپائی کی تعریف کرنے سے نہ تو ابتک کچھہ ہوا ہے اور نہ آئندہ ہونے کی امید ہے - اب اسلامی حمیت میں داغ لگانے کا موقع نہیں - جلد سے جلد مولانا کی اس اسکیم " حزب اللہ " کے خیر مقدم کیلیے مستعد ہوجانا چاہیے جسکا متوقع بار بار مولانا اس شرط پر بتا چکے ہیں کہ لوگ بتوجہ سننے کا اقرار کریں اور قبل اسکے کہ مولانا وہ حدیث جان پرور سنائیں ' مسلمان اپنے اشتیاق کی فریاد مولانا کو سنا دیں -

و اعتصموا باللہ ' ہو مولاکم ' فنعم المولی و نعم النصیر -

الہلال کی ایجنسی

ہندوستان کے تمام اردو ' بنگالہ ' گجراتی ' اور مرہٹی ہفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ہے ' جو باوجود ہفتہ وار ہونے کے ' روزانہ اخبارات کی طرح بکثرت متفرق فروخت ہوتا ہے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشی ہیں تو اپنے شہر کے لیے اسکے ایجنٹ بن جائیں -

ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ٢ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

تاریخ حیات اسلامیہ

مسلمانان ہند کا ایک ورق

شہداء کانپور اعلی اللہ مقامہم !

اعلان

لسان العصر

ایک مشہور اردو ادبی رسالہ ہے ' جسمیں علمی ' اخلاقی ' تاریخی ' تمدنی ' مجلسی ' صنعتی ' تجارتی ' اقتصادی ' اور سائنٹفک مضامین ملک کے برگذیدہ اور مستند اہل قلم حضرات کے شائع ہوا کرتے ہیں - سالانہ قیمت ٣ - روپیہ ہے - آجکی تاریخ سے جو حضرات اسکو خرید فرمالیں گے ' انکی قیمت میں سے موازی ٨ - آنہ فی خریدار' سرمایہ مصیبت زدگان کانپور میں داخل کردیا جائیگا -

المشتہر

سید وصی بلگرامی ایڈیٹر " لسان العصر " کواتھہ ضلع آرہ براہ ڈمراؤں

ایک ابلیسانہ مکر و تلبیس!

ایک مکار ، جو اپنے تئیں ایڈیٹر الہلال ظاہر کرتا ہے

[از جناب مولوی محمد یسین صاحب مدرس مدرسہ اورنگ آباد ضلع گیا]

ایک امر قابل دریافت یہ ہے کہ ٩ - ستمبر کو بعد ظہر ایک شخص مولویانہ لباس میں جنکے ترکی ٹوپی میں اور شیروانی میں سینے کے اوپر کاغذ کا ہلالی نشان بنا ہوا تھا ' ٢٣ - یا ٢٤ - برس کی عمر کے کوتہ قد ' خفیف اللحم ' سانولا رنگ ' یہاں (اورنگ آباد) کے جامع مسجد میں پہونچے اور اپنا نام کشف الدجی اور سکونت کانپور بتائی اور انکا منشا محض کانپوری شہدا کے یتیم بچوں اور بیواؤں کی امداد اور اخراجات پیروی مقدمہ کے لیے چندے کی تحریک بیان کی - چنانچہ تقریر میں مچھلی بازار کی مسجد کے مختصر واقعات اور اپنے دو خالہ زاد بھائیوں کے شہید ہوجانیکی کیفیت بیان کی اور اپنے کو انجمن خدام کعبہ کا ممبر اور کانپور فنڈ کا آنریری سکریٹری بیان کیا - یہاں جو کچھہ چندہ ہوا اسکے حوالے کیا گیا - جمعہ کو (١٢ ستمبر) وہ یہاں سے بارہ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں میں ' جسکا نام کھریالواں ہے' جاکے ٹھہرے اور اپنا نام ابو الکلام آزاد اڈیٹر الہلال بتایا - چونکہ انکے قول کا اعتبار نہ کیا گیا ' اسلیے کھریالواں میں جو ٦٩ - روپیہ چھہ آنے چندہ کے جمع ہوے تھے' وہ بذریعہ ڈاک آپ کے دفتر الہلال میں ارسال کیے جاتے ہیں - مسلمانان اورنگ آباد نے جب ان سے اپنے نام کے تغیر کی وجہہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ میرا نام کشف الدجی اور کنیت ابو الکلام اور تخلص آزاد ہے - میں نے مصلحتاً اپنا نام مخفی کر رکھا تھا - لہذا التماس ہے کہ مہربانی فرماکر یہ تحریر فرمالیں کہ آپ ٨ - ستمبر سے ١٥ - ستمبر تک دفتر

الهــلال چهوڑ کر کہیں تشریف لیگئے تے یا نہیں ؟ بہتر ہو کہ آپ اپنا فوٹو شائع فرما کر کثیر التعداد مسلمانوں کو جعلسازوں کی عیاری سے بچنے کا موقع عنایت فرمائیں -

(الهــلال)

آپ کو چاهیے تها کہ آپ فوراً اُسے پولیس کے حوالے کرتے وہ کوئی سخت مکار و ابلیس معلوم ہوتا ہے -

گیا اور " مسجـــد کانپـــور "

ایک ناچیز رقم ۹ - روپیہ کی یہانکے مسلمانوں سے وصول کرکے مرسل خدمت ہے - یہ جگہ ایک مختصر سا دہات ہے - مگر خاص ٹیہوگہا کی حالت سنیے - وہاں دینے والے بہت ہیں مگر افسوس کہ مانگنے والوں اور لیکر بہیجنے والوں کی تعداد شاذ ہے - یونیورسٹی کیلیے اسی گیا سے سولہ سترہ ہزار روپیہ گیا اور بمقابلہ اوسکے جامع مسجد میں باوجود تحریک کرنے کے ' صرف پچاس روپیہ کے قریب عید کے دن وصول ہوے ! اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ چند خالفان ملت (جو خواہ مخواہ کے اپنے منہ آپ ہی لیڈر بنے پہرتے ہیں) لوگوں کو کسی قسم کی تقریر یا جلسہ کرنیسے روکتے ہیں اور طرح طرح کے بیہودہ اعتراضات اور مہمل باتوں سے ڈراتے ہیں - ۳۰ شوال کو جامع مسجد میں ایڈریا نوپل کے در بارہ فتح کی خوشی میں میلاد شریف اور چراغاں ہوا - سنا جاتا ہے کہ ڈیڑہ سو روپیہ کا بیجا صرف اس ماتم کے زمانہ میں خوشی منانے میں کیا گیا - لوگونکا خیال تہا کہ مظلومان کانپور کیلیے چندہ کی تحریک ہوگی - چنانچہ بہتیرے لوگ روپیہ لیکر اور مستعد ہوکر گئے تے کہ دینگے - مگر افسوس کہ نہایت مہمل طریقہ سے ایک آنریبل صاحب نے تقریر کی اور الکے بعد پیش امام وفاداری ! وفاداری ! کا راگ گاتے رہے - ڈرتے ڈرتے کچھہ واقعات بیان کیے (یعنی متولی مسجد کانپور میں جوتا پہنے چلے گئے وغیرہ وغیرہ) جسے لوگ سنکر اور برافروختہ ہوکر چلے آے -

بعض ایسے هاتهوں سے چندہ کیا جا رہا تہا جن پر قوم کو مطلق اعتماد نہیں - اسقدر مجمع میں صرف تیس روپیہ کی رقم وصول ہوئی ! انہی آنریبل صاحب نے آجتک قوم کو نو ہزار روپیہ چندہ جنگ بلقان کا حساب بہی نہیں دیا ہے - آپ اس بارہ میں اپنے اخبار میں باز پرس کیجیے - یہ آپکا قومی فرض ہے (ایک خیر خواہ قوم)

(اهلیہ شیخ فرید حسین صاحب قریشی از ملتان بقلم خود)

آپکا الہلال جسکی رویت بدر کامل کی صورت میں مہینہ میں چار بار نشو نما پاکر اپنی فوق العادت قوت کا ثبوت دیتی ہے ' اور جس کے انوار معنی سے ہر مسلم کا تاریک قلب کسب ضیا کرکے نور ایمان حاصل کرتا ہے ' خوش قسمتی سے میرے شوہر کے نام جاری ہے - اور ہر وقت میرے زیر مطالعہ رہتا ہے - ۲۱ - ۱۷ - مئی کی اشاعت میں دربارہ اعانت مہاجرین آپکا نقید المثال اپیل دیکھہ کر نہایت متاثر ہوئی - ایک حقیر رقم مبلغ ۱۰ - روپیہ کی بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہے -

(از جناب غوث معی الدین حسین صاحب از حیدر آباد دکن)

مبلغ ۹۲ - روپیہ " بقیہ اعانۂ پسماندگان شہداء و مجروحین و دیوانی مقدمۂ کانپور " مرسل خدمت شریف ہیں - اس سے قبل ۲۵ - روپیہ روانہ کیا تہا - متعاقب انشاء اللہ اور رقم بہی پہنچتی جاوے گی -

مسجد فتح پور سیکری

قابل توجہ جمیع جرائد اسلامیہ

ایک زمانہ تہا کہ جلال الدین محمد اکبر شاہ کے وقت میں مسجد و مزار فتحپور سیکری کی وہ قدر و منزلت تہی کہ بلا وضو کے کوئی اندر جا نہیں سکتا تہا - اس گئے گذرے زمانہ میں بہی مسجد و مزار حضرت شیخ سلیم چشتی کی زیارت کی غرض سے جو صاحب تشریف لاتے تے ' بیرون دروازہ جوتا اوتار کر اندر زیارت کرنے جاتے تے - یہ مزار و مسجد اوقاف میں داخل ہے - اسکے اهتمام کے لیے سجادہ نشین متولی ہیں ' اور انتظام کی نگرانی وغیرہ کے لیے مسلمان پبلک کے انتخاب سے تین ممبر مقرر ہوتے ہیں - لیکن کچھہ عرصے سے ایک عجیب کارروائی یہاں کے حکام نے یہ کی ہے کہ مزار اور مسجد کے دروازے پر حسب ذیل نوٹس لگا دیا ہے :

" جو اشخاص حضرت شیخ سلیم چشتی کے مزار اور فتحپور سیکری کی مسجد میں جاویں ' چاهیے کہ ویسی هی تعظیم کریں ' جیسی کہ اپنی متبرک عمارت میں جاتے وقت کرتے ہیں ' یعنی انگریز صاحبان اپنی ٹوپی ' اور ہندوستانی صاحبان اپنے جوتے اوتار لیا کریں - مگر مسجد کے احاطہ میں اور زمین مسجد اور مقبرہ کے باہر اس پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے -

دستخط - جی - آر - ڈ ریپر - ای - سی - اس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

اس اعلان کا نتیجہ یہ ہے کہ مزار کے اندر تمام انگریز جوتا پہنے جاتے ہیں ' اور مسجد میں تو جوتا اور ٹوپی ' دونوں پہنے ہوے ! ! خدا را اطرف اسلامی اخبارات اور پیشوایان ملت توجہ کریں کہ یہ نہایت سخت دینی بے حرمتی ہے -

(از جناب سید محمد صدر صاحب عالم گیلانی)

حادثہ کانپور کے بے چین کردینے والے واقعات اخبارات میں پڑہ کر دل پاش پاش ہوگیا - اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے اس رات دن کی ذلت اور مصیبت کی زندگی سے ہم جملہ مسلمانوں کو نجات دے - آمین - کل بعد نماز جمعہ مصیبت زدگان کے امدادی فنڈ کے لیے کوشش کی گئی - با وجودیکہ یہ ایک چہوٹا سا قصبہ ہے مگر پہر بہی جملہ حاضرین مجلس نے اُخوت اسلامی کا ثبوت دیا - چنانچہ مبلغ ۳۲ - روپیہ ۱ - آنہ وصول ہوے - جو بذریعہ منی آرڈر معرفت حافظ چراغ الدین امام مسجد صاحب روانہ کیے گئے -

(جناب ارمان صاحب بریلوی از شاہجہانپور)

یہ فہرست اوس چندے کی ہے ' جو عید الفطر کے دوسرے روز بریلی میں شاہ آباد محلہ سے اعانت ورثاء شہداء و مجروحین کانپور کے لیے وصول ہوا - موعودہ رقم کی مقدار تو زیادہ ہے مگر جو کچھہ وصول ہوگیا تہا ' وہ ۸۲ - روپیہ ڈہائی آنہ کی رقم ہے - بعد وضع موازی ۱۲ - آنہ فیس منی آرڈر ' و ۲ - پیسہ لفافہ کے ' بقیہ ۷۱ - روپیہ ٦ - آنہ بذریعہ منی آرڈر ارسال خدمت ہیں -

(فہرست بعد میں شائع کی جائیگی کہ بہت طویل ہے - آپ مطمئن رہیں - الہلال)

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - آج مبلغ آٹھه روپے ارسال خدمت شریف هیں - ان کو به سلسله اعانۂ امداد شہداء کانپور جمع فرما لیجیے - یه روپے اپنے احباب کے حلقه سے جمع کرکے ارسال کیے هیں جن کی تفصیل حسب ذیل بغرض اشاعت ارسال هے - کیا عرض کیا جاے ؟ زمانه نازک ' ایام استبداد ' اور مصائب مسلمین کا نصف النهار! مسلمانوں کے اعمال و افعال ناگفته به - قلب مضطر هے لیکن بے اختیاری هے - واقعه کانپور ایسا واقعه هے که اسکے لئے اگر جان سے بهی دریغ نه هو تو بجا هے مگر صد حسرت هے هم پر که پیسه سے بهی دریغ هے !! اسکے بهی وجوه قوی هیں - محسوس کرنے والے مسلمان نهایت نازک حالت میں هیں -

مرا در دیست اندر دل اگر گویم زباں سوزد

آپکے طرف سے هر وقت طبیعت پریشان رهتی هے که حق گوئی کا وقت نهیں - الله تعالے سے دعا هے که وه اپنے فضل و کرم سے آپ کو ' آپ کے برگزیده اخبار کو ' اور آپ کے ایسے صاحب قلب و دماغ اور صادق الایمان مسلمانوں کو جمله آفات و مصائب اور دستبرد استبداد سے محفوظ رکهے - آمین ثم آمین -

الهلال

افوض امري الی الله ' ان الله بصیر بالعباد !

جناب سید مهدي حسن صاحب معتمد انجمن دي مسلم فرنڈس هزاري باغ

بطل العظیم - مصلح قوم ' حضرت مولانا ' غالباً آپکو یاد هوگا که انجمن دي مسلم فرنڈس هزاري باغ نے پهلي قسط مبلغ ۴۳ - روپیه کي براے شہداء و مجروحین واقعه کانپور بهیجي تهي جسکي رسید آگئي هے اور اسکے ساتهه ایک مضمون بهي بحیثیت معتمد بهیجا تها جو امید هے که آپکی مهرباني سے الهلال میں چهپ جائگا -

بهرکیف دوسري قسط مبلغ ۵۰ - کي ارسال خدمت هے - اسمیں دو چندے خاص طور پر قابل تذکره هیں -

اعانۂ عامه	۲۰ روپیه
مدر سردار (ایک مغیر مسلمان)	۲۵ روپیه
(ایک طالبعلم)	۵ روپیه

کلم برابر جاری هے - آپکے خط نے ایک نئي روح انجمن کے ممبروں میں پهونک دي هے !

(از جناب محمد قطب الدین صاحب - حیدر آباد دکن)

اخبارات کے مطالعه سے کانپور کے دلخراش حالات معلوم هوے - همدردان قوم جیسے عالیجناب مسٹر مظہر الحق وغیره ' جو اسوقت مجروحین کانپور کي اعانت میں همه تن مصروف هیں اور جو اپني بیش بہا خدمات سے قوم کو ممنون کر رهے هیں ' عالم اسلامي کیلیے قابل هزار تشکر هیں ' اور ایسے هی همدردان اسلام سے پهر بهي اسلام کا کچهه نام و نشان باقي هے - ورنه آجکل کا زمانه تو مسلماني در کتاب اور مسلمانان درگور کا مصداق هے - میں ایک بے بضاعت شخص هوں اور تحصیل سدهي پٹه کا ۱۲ - روپیه ۱۴ - انه پر مامور - مجهه سے جو کچهه هوا ' وه روپیه آپ کیخدمت میں نهایت شرمندگي سے اعانت مقدمه کانپور کیلیے روانه کیا گیا هے - دکن کے ذي اثر اصحاب اسطرف ذره سي توجه بهي کرتے تو بهت کچهه چنده فراهم هوسکتا ' لیکن افسوس هے که اس ملک میں مذهبي احساس بهت کم هے -

مجهے آپ کي نوازش سے کامل بهروسه هے که میرے اس معروضه کو آپ اپنے اخبار کے کسي گوشه میں جگه دیکر سر فراز فرمائنگے -

فهرست زر اعانۂ دفاع مسجد مقدس کانپور

(۳)

	روپیه	آنه	پائي
از بعض ملازمان دفتر الهلال	۱۰	۰	۰
بذریعه محمد افضل صاحب - وردي میجر موضع احمدون - کهیهه	۵۱	۱۲	۰

(به تفصیل ذیل)

محمد افضل صاحب ۵ روپیه - محمد فیروز خان ۱ روپیه - محمد اکرم خان ۱ روپیه - میر جان ۱ روپیه - ملا عبد النعیم ۱ روپیه - سید ۱ روپیه صیف الدین ۱ روپیه - برستان ۱۲ - آنه - ملا عباس ۱ روپیه - تاج میر ۸ آنه - خان محمد ۱ روپیه - نور گل ۴ آنه - خشلگ ۲ آنه عبد الخالق ۴ آنه - زینه خان ۷ آنه - ملا سید احمد ۵ آنه متفرق ۴ آنه گل محمد ۸ آنه - الهداد ۸ آنه خانطمع ۸ آنه - وزیر ۸ آنه امید ۸ آنه ملک شاه محمد ۱ روپیه - باقي دار ۸ آنه غازي ۸ آنه - گلاب ۴ انه الله رکها ۴ آنه - صدیق ۴ آنه - فضل الهي ۴ آنه - محمد نور ۱ روپیه - کالو جان ۱ روپیه عبد الصمد صاحب ۸ آنه - میر فضل ۴ آنه بختیار صاحب ۸ آنه الف صاحب ۸ آنه شیخ رقم شاه ۱ روپیه عبد العزیز ۴ آنه - محمد یوسف ۴ آنه عبد الکبیر ۴ آنه عبد الغوشحال ۴ آنه میرحسن ۴ آنه - ابوجان ۴ - آنه - نواب کاکا ۴ آنه تاج محمد ۸ آنه بهاء الدین ۸ آنه - عبد السلام ۴ انه خیرو صاحب ۴ انه - ملا یوسف صاحب ملا عبد الخالق صاحب ۱ روپیه - ابوبکر ۴ انه - کرنگ ۴ انه مقام ۴ آنه بنگل ۴ آنه قلندر ۴ دلاسا ۴ آنه - اکرم ۴ آنه محمد امین ۴ آنه خداداد ۸ آنه فتح صاحب زعفران ۴ آنه - نعمت ۴ آنه عبد الشکور ۸ آنه حاجي رحمن ۴ انه بلند ۴ انه صالح محمد ۴ آنه محمد گل ۴ - آنه عثمان غني ۸ آنه - عبدالقدوس ۳ آنه محمد شریف ۴ آنه محمد صاحب ۱ روپیه داپو صاحب ۱ روپیه ملک اکرم صاحب ۱ - روپیه شیر محمد ۱ آنه - بدایت ۴ آنه ملتان ۴ آنه محمد شریف ۴ آنه - پیر محمد ۴ آنه - عبد العزیز ۴ آنه عبد الله ۸ آنه ملا عبد القدوس صاحب ۱ روپیه ملا آمیر صاحب ۱ روپیه علي جمعه ۳ روپیه سلطان محمد صاحب ۲ روپیه زر غون شاه ۱ روپیه علیم صاحب ۱ روپیه -

	روپیه	آنه	پائي
بذریعه حافظ چراغ الدین صاحب قریشي - امام مسجد ترپپ اٹک	۲۱	۱۱	۰
بذریعه جناب غوث محي الدین حسن صاحب - حیدر آباد دکن	۹۶	۰	۰

(به تفصیل ذیل)

مولوي سید معظم علي صاحب وکیل ۳۰ روپیه - مولوي ابراهیم علیصاحب صدر نشین ۲۶ روپیه - مولوي عبد الکریم خانصاحب معظم مال - مرزا احمد حسین بیگ صاحب ۱ روپیه - سید قاسم صاحب صیغه دار ۱ روپیه - مولوي محمد طاهر صاحب ۱ روپیه - میر تصدق حسین صاحب امیر علیبگ صاحب مال - غلام محمد صاحب عرف پیارو میاں ۴ روپیه - عبد الحق صاحب ۱ روپیه - سلیمان داود خانصاحب ۱ روپیه - سید تبارک علیصاحب ۱ روپیه - مولوي محي الدین علیصاحب ۱ روپیه - میر اوصاف علیصاحب ۵ روپیه - شیخ دیدار صاحب ۱ روپیه - علاءالدین صاحب ۱ روپیه - عبد الحي صاحب ۱ روپیه نعمت خان صاحب ۱ روپیه - شیخ باقر صاحب جمعدار مال - مولوي برهان الدین صاحب وکیل ۵ روپیه - غضنفر علي صاحب ۵ روپیه -

	پائي	آنه	روپيه
جناب سيد عبد الله شاہ صاحب - هائي اسکول پشاور	۰	۰	۲
جناب ايس - اے - جبار صاحب ٹانگڈونگي	۰	۰	۱۷
بذريعه جناب سيد مهدي حسن صاحب معتمد انجمن مسلم فرنڈس - هزاري باغ	۰	۰	۵۰
جناب محمد رفيق صاحب ميڈر کتها	۰	۰	۱۰
بذريعه ايک بزرگ جنکا نام پڑها نہيں گيا	۰	۱۴	۸۳
جناب محمد ابراهيم صاحب دارجلنگ	۰	۰	۴
جناب ابو تراب مولوي عبد الرحمان صاحب کيلانوي	۰	۰	۱۳
بذريعه جناب محمد قطب الدين صاحب سدي پيٹ	۰	۰	۶
جناب غلام غوث صاحب ناندیڑ	۰	۲	۷
جناب محمد سيد بن علي صاحب حيدر آباد دکن	۰	۶	۸
جناب ايس - ايم - پيارے صاحب مخدوم پور گيا	۰	۰	۹
جناب عبد الرزاق صاحب از نوادہ - گيا	۰	۱۵	۴
جناب منشي عبد المجيد صاحب نارکل ڈانگه	۰	۰	۷
جناب کليم عبد الحی صاحب بانکي پور	۰	۸	۲
بذريعه جناب سيد محمد يحيی صاحب رياست بهرتپور	۰	۰	۸

(به تفصيل ذيل)

جناب بابو نذير احمد صاحب ۱ روپيه - جناب بابو ارشاد علي صاحب ۱ روپيه - جناب مرزا مظفر علي بيگ صاحب ۲ روپيه ۳ آنه - جناب مبارک علي صاحب ۱ روپيه - جناب عثمان علي صاحب ۱ روپيه - جناب مظهر علی صاحب ۲ آنه - جناب بابو بشير احمد صاحب ۸ آنه - جناب گلشن صاحب ۱ آنه - جناب محمد حسين صحب ۱ روپيه ۱ آنه -

	پائي	آنه	روپيه
بذريعه جناب عبد لاحد صاحب	۰	۶	۷۱
ميزان	۰	۱۰	۴۸۳
سابق	۶	۳	۹۰۷
ميزان کل	۶	۱۳	۱۳۹۰

فهرست زر اعانۂ مهاجرين عثمانيه

(۱۳)

	پائي	آنه	روپيه
جناب عزيز محمد خانصاحب - پربهني دکن -	۰	۰	۴
جناب ابراهيم سليمان حسين صاحب ٹانگڈوگي برهما -	۰	۰	۵۰
ايک بزرگ جنکا نام صاف پڑها نہيں گيا -	۰	۰	۱۰
جناب حکيم عبد الحي صاحب - بانکي پور -	۰	۸	۲
جناب مولوي محمد عبد الودود صاحب - بريلي	۰	۷	۷۶
جناب فضل احمد صاحب - فتح پور - بارہ بنکي	۰	۸	۲
خواتين کانپور بذريعه اس - ايم قاسم صاحب	۰	۰	۶۵
جناب شيخ امين الدين صاحب - ميونسپل کمشنر قصور	۰	۰	۵۴
بذريعه جناب فخر الرحمن خانصاحب محرر چرکهاري پيٹهر پور	۰	۱	۳۲
بذريعه جناب قاضي فيض محمد صاحب - کرتا راجپوتانه	۰	۰	۹۳

(به تفصيل ذيل)

	پائي	آنه	روپيه
جماعت ميوہ فروشان	۰	۰	۲۰
جناب محمد سليمان صاحب	۰	۰	۳
جناب مير فيض علي صاحب	۰	۰	۲۵
جناب مير سرفراز علي صاحب	۰	۰	۱
جناب مولوي محمد ابراهيم صاحب	۰	۰	۵
معرفت جناب مولوي علی محمد صاحب	۰	۰	۴۰
ميزان	۰	۰	۹۴
فيس مني آڈر	۰	۰	۱
ميزان	۰	۸	۳۸۹
سابق	۰	۱۰	۹۲۳۴
ميزان کل	۰	۲	۹۶۲۴

هذا بصائر للناس ، و هدی و رحمة لقوم يوقنون !

(۴۵ : ۱۹)

البصائر

ايک ماهوار ديني و علمي مجله

جس کا

اعلان پہلے " البيان " کے نام سے کيا گيا تها -

ماہ شوال سے شائع هونا شروع هوجائيگا

ضخامت کم از کم ۶۴ صفحه - قيمت سالانه چار روپيه مع محصول -

خريداران الهلال سے : ۳ - روپيه

اسکا اصلی موضوع يه هوگا که قران حکيم اور اُس کے متعلق تمام علوم و معارف پر تحقيقات کا ايک نيا ذخيرہ فراهم کرے - اور اُن موانع و مشکلات کو دور کرنے کي کوشش کرے ' جن کي وجه سے موجودہ طبقه روز بروز تعليمات قرانيه سے نا آشنا هوتا جاتا هے -

اسی کے ذيل ميں علوم اسلاميه کا احياء ' تاريخ نبوة و صحابۂ و تابعين کي ترويج ' آثار سلف کي تدوين ' اور اردو زبان ميں علوم مفيدۂ حديثه کے تراجم ' اور جرائد و مجلات يورپ و مصر پر نقد و اقتباس بهي هوگا - تا هم يه امور ضمني هونگے ' اور اصل سعي يه هوگي که رسالے کے هر باب ميں قران حکيم کے علوم و معارف کا ذخيرہ فراهم کرے - مثلاً تفسير کے باب ميں تفسير هوگي ' حديث کے باب ميں احاديث متعلق تفسير پر بحث کي جائيگي - آثار صحابه کے تحت ميں تفسير صحابه کي تحقيق ' تاريخ کے ذيل ميں قران کريم کي تنزيل و ترتيب و اشاعت کي تاريخ ' علوم کے نيچے علوم قرانيه کے مباحث اور اسی طرح ديگر ابواب ميں بهي وهي موضوع وحيد پيش نظر رهيگا -

اس سے مقصود يه هے که مسلمانوں کے سامنے بدفعۃ واحد قرآن کريم کو مختلف اشکال و مباحث ميں اس طرح پيش کيا جاے که عظمت کلام الهی کا وہ اندازہ کر سکيں - و ما توفيقي الا بالله - عليه توکلت واليه انيب - پتـــه : نمبر (۱۴) مکلاوڈ اسٹريٹ کلکته

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. PBLG. HOUSE, 7/1 McLEOD STREET, CALCUTTA